سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(سوموار 11، منگل 12، بدھ 13، جمعرات 14، جمعۃ المبارک 15۔ ستمبر 2017)
(یوم الاثنین 19، یوم الثلاثہ 20، یوم الاربعاء 21، یوم الخمیس 22، یوم الجمع 23۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتیسواں اجلاس

سوموار، 11۔ ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15
7۔	تعزیت: قائداعظم محمد علی جناحؒ، سابق ایم پی اے جناب جلال دین ڈھکو، معزز وزیر ملک ندیم کامران کی والدہ ماجدہ اور میاں طاہر ایم پی اے کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	16
	سوالات (محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اور امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	16
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	46
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	56
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017، مسودہ قانون (ترمیم) نادار اور بے سہارا بچے پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	59
12۔	تحاریک استحقاق نمبر 2014/31، 2015/19، 2016/18,32,33 اور 2017/4,5 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	ایوان میں پیش کیا جانا ------------	60
13۔	مسودہ قانون میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی2017، مسودہ قانون میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد2017اور مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی2017کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	60
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
14۔	تحاریک استحقاق نمبر2013/12، 2014/20، 2015/20، 18، 14، 5، 2016/39، 38، 35، 20اور2017/6، 3، 2کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	61
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
15۔	نشان زدہ سوال نمبر7862اور قرارداد نمبر238، 276کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	62
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
16۔	مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2017، تحریک التوائے کار نمبر1093، نشان زدہ سوالات نمبر7677، 3539، 7681، 4980، 7169اور2588کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	63
17۔	نشان زدہ سوال نمبر8288کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع------------	65
	پوائنٹ آف آرڈر	
18۔	این اے۔120لاہور کے ضمنی الیکشن سے قبل سرکاری افسران،	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر	
	وزراء اور سرکاری وسائل کا استعمال	------------	66	
19۔	میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ	------------	70	
20۔	مسلم طلباء کی طرح غیر مسلم طلباء کو بھی دینی تعلیم پر اضافی بیس نمبر دینے کا مطالبہ	------------	79	
	توجہ دلاؤ نوٹس			
21۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	------------	79	تحاریک استحقاق
22۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	80	
23۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	81	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر	
	قرارداد			
24۔	میانمار حکومت اور فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کی پُرزور مذمت	------------	81	
25۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	83	قرارداد
26۔	پاکستان کے بارے میں امریکی صدر کے بیان کی پُرزور مذمت	------------	84	
	تحاریک التوائے کار			
27۔	MCAT کے امتحان کے پیپرز آؤٹ آف کورس ہونے کا انکشاف	------------	85	
28۔	کورم کی نشاندہی	------------	86	

منگل، 12۔ ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 2

29۔ ایجنڈا ------------ 91

30۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 93

31۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ------------ 94

سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں وکھیلیں اور کانکنی ومعدنیات)

32۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 95

33۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 121

34۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 134

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
35۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں کے الزام کے حوالے سے اٹھائے گئے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 7148، 3559 اور زیر و آر نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	138
36۔	نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	140
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 8872 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	141
38۔	زیرو آر نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	143
39۔	نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	144
40۔	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	145
41۔	نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	146
	تحاریک استحقاق	
42۔	سپرنٹنڈنٹ پراجیکٹ ہائی وے سنٹرل زون لاہور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------	150
43۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	151
	تحاریک التوائے کار	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
44۔	چیف انجینئر کی جانب سے نوٹیفکیشن کے باوجود گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کرنا(۔۔۔جاری) ------------	155
45۔	سلامت پورہ لاہور میں واٹر سپلائی کا منصوبہ تاخیر کا شکار ------------	156
46۔	لاہور سمیت صوبہ بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتالوں کے بلڈ بنکس میں مطلوبہ درجہ حرارت نہ ہونے کا انکشاف ------------	157
47۔	ہیپاٹائٹس سی کی ادویات مریضوں کے گھر پہنچانے کا منصوبہ تاخیر کا شکار ------------	158
48۔	پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں داخلے کو سنٹرلائز کرنے کی پالیسی کو ختم کرنے کا انکشاف ------------	159
49۔	کورم کی نشاندہی ------------	161
	بدھ،13۔ستمبر2017	
	جلد 31:شمارہ 3	
50۔	ایجنڈا ------------	165
51۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	169
52۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	170
	سوالات (محکمہ جات آبکاری ومحصولات، انسداد منشیات، ٹرانسپورٹ اور سماجی بہبود وبیت المال)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	171
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	208
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	219
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
56۔	نشان زدہ سوال نمبر8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	222

57۔	نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	224
58۔	مسودہ قانون جیل خانہ جات 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	225
59۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 09-2008 اور دورویہ فیصل آباد سمندری روڈ پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	226
	پوائنٹ آف آرڈر	
60۔	لاہور میں بین الاقوامی کھلاڑیوں کی آمد اور کرکٹ میچ کی وجہ سے ٹریفک جام ------------	227
	تحاریک استحقاق	
61۔	اکاؤنٹنٹ سوئی گیس اٹک کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------	231
	تحاریک التوائے کار	
62۔	وحدت کالونی اور لاہور بھر کے ماڈل اور اتوار بازاروں میں سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں میں بے جا اضافہ ------------	232
63۔	واسا 126۔ ارب روپے خرچ کرنے کے باوجود لاہور کے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے میں ناکام ------------	233
64۔	صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے تمام اضلاع بین الاقوامی معیار کے ٹراماسنٹر سے محروم ------------	233

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65۔	کورم کی نشاندہی ------------	234

سرکاری کارروائی

قاعدہ 127 کے تحت تحریک

66۔ آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے)
کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------ 235

قراردادیں (آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)

67۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 ------------ 236

68۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ------------ 237

69۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل
پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ------------ 238

70۔ کورم کی نشاندہی ------------ 240

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

71۔ آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 ------------ 240

72۔ آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ------------ 240

73۔ آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل
پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ------------ 241

74۔ آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ------------ 242

75۔ آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017 ------------ 242

76۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ------------ 243

مسودات قانون (جو پیش ہوئے)

77۔ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 ------------ 243

78۔ مسودہ قانون (ترمیم) ملازمین کی کارکردگی، نظم وضبط
اور احتساب پنجاب 2017 ------------ 244

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
79۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 ------------	244
80۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	245
81۔	کورم کی نشاندہی ------------	246
	قرارداد	
82۔	میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے منصوبے بنانے پر خراج تحسین پیش کیا جانا ------------	246
	زیرو آور نوٹس	
83۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	249
	جمعرات، 14۔ ستمبر 2017	
	جلد 31: شمارہ 4	
84۔	ایجنڈا ------------	253
85۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	255
86۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	256
	سوالات (محکمہ جات تحفظ ماحول اور بہبود آبادی)	
87۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	257
88۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	292
89۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	299
	پوائنٹ آف آرڈر	
90۔	مصطفیٰ ٹاؤن، وحدت روڈ اور علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں اسفالٹ پلانٹ کے قیام سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا ------------	302

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-91	ننکانہ صاحب میں بننے والی بابا گرونانک انٹرنیشنل یونیورسٹی کو مرید کے میں شفٹ نہ کرنے کا مطالبہ ------------	304
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
-92	نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق ------------	307
-93	حلقہ پی پی-180 قصور میں نہروں کے شیڈول میں تبدیلی سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	309
	توجہ دلاؤ نوٹس	
-94	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	311
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
-95	نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	311
-96	مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	313
	تحاریک استحقاق	
-97	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	314
	تحاریک التوائے کار	
-98	محکمہ مواصلات و تعمیرات کی وجہ سے میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر ------------	314

99۔	ننکانہ صاحب میں مضر صحت گھی اور آئل کی سر عام فروخت -----------	315
100۔	بہاولپور اور ملحقہ علاقوں میں کالے پتھر کے استعمال سے اموات میں اضافہ -----------	316
101۔	موٹر رجسٹریشن اتھارٹی لاہور میں اربوں روپے کی کرپشن کا انکشاف -----------	317
102۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	318

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
103۔	پاکستان نیشنل لیپرسی کنٹرول پروگرام کی بانی ڈاکٹر روتھ فاؤ کی عظیم خدمات کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا -----------	318
104۔	کورم کی نشاندہی -----------	323
	جمعۃ المبارک، 15۔ستمبر 2017	
	جلد 31: شمارہ 5	
105۔	ایجنڈا -----------	327
106۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	329
107۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	330
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
108۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	331
109۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	364
110۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	391
	پوائنٹ آف آرڈر	
111۔	قصور کے معذور بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے پندرہ کلومیٹر	

	کے فاصلے کو بڑھانے کا مطالبہ ------------	419
112۔	حکومت سے پیاز کی قیمت میں بے جا اضافے پر اقدامات کا مطالبہ ------------	422
	تحاریک استحقاق	
113۔	ڈی ایس پی یزمان اور ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	422
114۔	تھانہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	423

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
115۔	پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں جعلی دستاویزات کے ذریعے فراڈ کا انکشاف ------------	425
	پوائنٹ آف آرڈر	
116۔	اکاؤنٹنٹ جنرل آف پنجاب آفس میں اسمبلی سے متعلقہ آفیسر کو تعینات کرنے کا مطالبہ ------------	426
117۔	کورم کی نشاندہی ------------	427
118۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(97)/2017/1634. Dated: 5th September, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 11th September 2017 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 5th September 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اور لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) **قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017)؛

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) تحت قراردادیں

1۔ **آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2017 (9 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (9 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 20۔ جون 2017 میں مورخہ 18۔ ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4

2- آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 (10 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 21- جون 2017 میں مورخہ 19- ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 (11 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 22- جون 2017 میں مورخہ 20- ستمبر 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4- آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے	پی پی۔31
2۔	رئیس محمد محبوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔289
3۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا، ایم پی اے	این ایم۔368
4۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے	ڈبلیو۔355

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013، 29۔ مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (11 تا 22۔ ستمبر 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔ نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7۔	رانا ثناءاللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور
8۔	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔	خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری ومحصولات، اطلاعات وثقافت *
14۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
15۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
17۔	شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
20۔	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
21۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی وترقیات
22۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔	مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور*
34۔	ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/1157مورخہ 23,17۔فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20۔ جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔ جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔ جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔ جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26۔ ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ
27۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
31۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
39۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
41۔ محترمہ جوئس روفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	اطلاعات و ثقافت
43۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
ایڈیشنل سیکرٹری	:	جناب عارف شاہین

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

سوموار، 11۔ ستمبر 2017

(یوم الاثنین، 19۔ ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا
مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ
وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ
الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

سورۃ الحُجرات آیت 11

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محبوبؐ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکارؐ بلاتے ہیں
وہ لوگ خُدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِؐعالم کا میلاد مناتے ہیں
جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اُن کو بھی میرے آقاؐ سینے سے لگاتے ہیں
اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبیؐ سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکارؐ کا کھاتے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جلال دین ڈھکو اس ایوان کے ممبر تھے وہ وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے دُعا مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی پینل آف چیئرمین کا اعلان ہے اُس کے بعد دُعا کرواتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ملک ندیم کامران کی والدہ صاحبہ کے لئے دُعا مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں! اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں مناظر حسین رانجھا، ایم پی اے — پی پی۔31
2. رئیس محمد محبوب احمد، ایم پی اے — پی پی۔289
3. جناب رمیش سنگھ اروڑا، ایم پی اے — این ایم۔368
4. محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے — ڈبلیو۔355

(اذان عصر)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

تعزیت

قائد اعظم محمد علی جناحؒ، سابق ایم پی اے جناب جلال دین ڈھکو، معزز وزیر ملک ندیم کامران کی والدہ ماجدہ اور میاں طاہر ایم پی اے کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 11۔ ستمبر، قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی یوم وفات ہے اُن کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، حضرت قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے لئے، جلال دین ڈھکو ہمارے ایوان کے ممبر رہے ہیں، ہمارے معزز منسٹر ملک ندیم کامران کی والدہ محترمہ اور میاں طاہر ایم پی اے کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر، قائد اعظم محمد علی جناح، سابق ایم پی اے جلال دین ڈھکو،
معزز وزیر ملک ندیم کامران کی والدہ محترمہ اور میاں طاہر ایم پی اے
کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات سپیشل ایجوکیشن اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں جانوروں کے علاج کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8638: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال کی یونین کونسل نمبر 9 اور 31 میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں الٹراساؤنڈ، ایکسرے مشین موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس تین موبائل یونٹ موجود ہیں جو کہ ناکافی ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع ساہیوال کی یونین کونسل نمبر 9 اور 31 میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری موجود نہ ہے۔ البتہ یونین کونسل کے تمام گاؤں میں پچھلے چھ ماہ میں موبائل ویٹرنری ڈسپنسری اور ملحقہ ڈسپنسریوں کے ویٹرنری آفیسر موبائل کیمپ لگا کر ان تمام دیہات کو ویٹرنری سروسز فراہم کر رہے ہیں۔ اب تک ضلع ساہیوال میں 2,23,400 جانوروں کا علاج معالجہ جبکہ 2,675,22 کی ڈیورمنگ کی گئی ہے۔ یونین کونسل نمبر 9 اور 31 کے تمام دیہات میں 764 فارمر حضرات کے 1705 جانوروں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ 3258 جانوروں کی ڈیورمنگ بھی کی گئی ہے۔

(ب) کوئی الٹراساؤنڈ یا ایکسرے مشین موجود نہ ہے۔

(ج) تین موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں پہلے کام کر رہی ہیں اور دو مزید موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں ضلع ساہیوال کو محکمہ کی طرف سے مہیا کر دی گئی ہیں اور اب کل موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں یونین کونسل میں ہسپتال، ڈسپنسری موجود ہیں یا نہیں ہیں؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمے کی کیا پالیسی ہے یہ یونین کی سطح پر کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کا focus اب door step services ہے اس سے عوام کے وقت کی بچت ہوتی ہے اور خرچہ بھی کم ہوتا ہے۔ ہماری ٹال فری ہیلپ لائن ہے جس پر کال کی جا سکتی ہے اور ہمارے سٹاف کو بھی براہ راست کال کی جا سکتی ہے۔ ہمارا موبائل ہسپتال وہاں پہنچ کر عوام کو door step services دیتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ ان کی پالیسی کیا ہے؟ باقی یونین کونسلز میں ہسپتال موجود ہیں تو یہ بتا دیں کہ ان یونین کونسل میں کیوں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر! میری دوسری استدعا یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ پورے ضلع میں تین یونٹ ہیں۔ ان کی door step policy تو ٹھیک ہے اور یہ ان کی بہت اچھی پالیسی ہے لیکن اتنے بڑے ضلع میں صرف تین یونٹ ہسپتال ہیں تو یہ کس طرح meet کرتے ہوں گے؟ اگر آج جانور بیمار ہوا اور اس کی ساتویں دن باری آئے گی تو اس وقت تک تو جانور ہی فوت ہو جائے گا۔ جن یونین کونسلوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کو کیوں محروم رکھا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کو محروم رکھنے والی تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو یہ موبائل یونٹ کی بات کر رہے ہیں یہ تین نہیں ہیں اب

ہم نے مزید دو کا اضافہ کر دیا ہے اس طرح اب پانچ ہو گئے ہیں۔ اس وقت ہمارے پانچ موبائل یونٹ ہیں اور اس کے علاوہ ہم نے اپنے سٹاف کو موٹر سائیکلیں بھی دی ہوئی ہیں جہاں سے بھی کال آتی ہے وہ فوری طور پر وہاں جا کر اپنی services دیتے ہیں۔ جہاں تک ان کی یونین کونسلز کا تعلق ہے کہ وہاں پر ہسپتال نہیں ہیں تو یہ ہماری پالیسی نہیں ہے کہ ہر یونین کونسل میں ہسپتال ہو۔ جہاں پر ہسپتال ہوتا ہے farmers کو اپنا جانور خود وہاں لانا پڑتا ہے جس سے ان کو کافی مشکل پیش آتی ہے اس لئے ہم نے door step services پر ہی focus رکھا ہوا ہے کہ ہمارا عملہ خود ان کے گھر تک، ان کے فارم تک پہنچ کر اپنی services دیں تاکہ لوگوں کا وقت اور خرچہ بچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہسپتال سارے علاقے میں موجود ہیں لیکن جو دو جگہیں لکھی گئی ہیں یہ far from city ہیں ان کی approach بہت دور ہے اس لئے میری submission ہے ان کو چیک کروالیں، یہاں دو ہی لکھی ہیں حلقے میں تو سترہ اٹھارہ یونین کونسل ہیں۔ یہاں پر لوگوں کو بہت تکلیف کا سامنا ہے اگر منسٹر صاحب مہربانی فرما کر ڈیپارٹمنٹ کو direction دے دیں تو یہ علاقے کی سہولت اور پبلک کی approach کے لئے بہت بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے کی نسبت اس پر کافی کام ہو رہا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! services میں بہتری ہے اور ایریا میں ہماری سو فیصد coverage ہوتی ہے۔ جہاں سے بھی کوئی کال موصول ہوتی ہے یا کہیں پر بھی کوئی issue ہوتا ہے تو ہمارا عملہ وہاں پہنچتا ہے اور پوری services دیتا ہے۔ نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے بعد یونین کونسل کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے تقریباً ہر یونین کونسل میں ہسپتال یا ڈسپنسری موجود تھی لیکن ابھی یونین کونسلوں کا اضافہ ہوا ہے اس وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ساری یونین کونسلوں میں ڈسپنسریز بنا دیں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم اس پر working کر لیتے ہیں لیکن ملک صاحب کوئی ایسا specific area بتا دیں جہاں services نہیں دی جا رہی ہیں تو ہم ان کو ensure کریں گے کہ وہاں services دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ان کے سوال پورے ہو گئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دوسروں کا حق مت ماریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ لائیوسٹاک بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ اب منسٹر صاحب نے خود admit کر لیا ہے کہ ہر یونین کونسلوں میں ہسپتال اور ڈسپنسری موجود تھی تو اس میں منسٹر صاحب یہ مہربانی کر دیں کہ اس یونین کونسل کے لئے بنا دیں باقی جیسے چل رہا ہے چلتا رہے گا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا سیکرٹری لائیوسٹاک آئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب نے خود admit کیا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ہسپتال موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا کہ تقریباً ہر یونین کونسل میں نہیں تھے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چلیں، اس میں تو کروا دیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے وہ کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈوگر صاحب!

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ پورے ضلع میں کوئی الٹراساؤنڈ یا ایکسرے مشین موجود نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کا ضلع ساہیوال میں الٹراساؤنڈ اور ایکسرے مشین مہیا کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس کی کبھی کوئی ضرورت محسوس ہوئی اور نہ ہی کوئی ڈیمانڈ آئی ہے۔ آنے والے وقتوں میں اگر ضرورت محسوس ہو گی تو اس کے مطابق جو بھی ضروری مشینری ہو گی ہم ہسپتالوں میں ضرور مہیا کریں گے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے ساہیوال کے لئے ڈیمانڈ کر رہا ہوں۔ ملک ارشد صاحب بھی ڈیمانڈ کریں گے کیونکہ ساہیوال نسل کی گائے اور بھینس پورے پاکستان میں مشہور ہیں اور وہ یہاں سے جاتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب کچھ تو عنایت فرما دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتا دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ ڈیمانڈ justify تب ہو گی جب وہاں سے ہمیں رپورٹ آئے گی کہ جانوروں کے لئے ایکسرے اور الٹراساؤنڈ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے پھر ہم فراہم کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم پارلیمنٹرین ڈیمانڈ کر رہے ہیں ورنہ ہم کل آٹھ، دس ہزار farmers اور breeders کو بلا لیتے ہیں۔ اگر انہوں نے ڈیمانڈ پر ہی دینی ہیں تو ہم ان کو بھی بلا لیتے ہیں۔ یہ بڑی genuine requirement ہے اس لئے یہ مہربانی فرمائیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہم تین ممبران صوبائی اسمبلی منسٹر صاحب سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور یہ ہماری genuine request ہے لہٰذا اس کو consider کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی request کو consider کریں۔whatever is possible ۔ محترمہ! ٹھیک ہے وہ کچھ کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال نیلی راوی مشہور علاقہ ہے اور یہاں سے گائے پورے پاکستان میں سپلائی ہوتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ڈیمانڈ نہیں ہے۔ پھر ہم وہاں سے breeders بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں اور وہ اس کا نوٹس بھی لیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اور وہ تشریف نہیں رکھتے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: وہ راستے میں ہوں گے اگر آ گئے تو پھر آپ سے یہ سوال کھوس لیں گے۔ سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں معذور بچوں سے متعلقہ تفصیلات

*8656: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر و تحصیل بہاولپور معذور بچوں کی تعداد کے تعین کے حوالہ سے کب سروے ہوا مختلف نوعیت کے کتنے بچے شہر اور تحصیل بہاولپور میں موجود ہیں؟

(ب) معذور بچوں کی تعلیم کے لئے کتنے ادارے بہاولپور میں چل رہے ہیں ان میں کلاس وار کتنے بچے پڑھ رہے ہیں ان اداروں میں کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی خالی ہیں؟

(ج) نابینا بچوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) بہاولپور شہر و تحصیل میں معذور بچوں کے حوالہ سے خصوصی طور پر سروے نہیں ہوا البتہ حکومت پنجاب کی جانب سے خدمت کارڈ کے ذریعہ مالی معاونت کرنے کے لئے گزشتہ سال 2016 میں 1427 خصوصی افراد کی رجسٹریشن کی گئی۔

(ب) ضلع بہاولپور میں محکمہ خصوصی تعلیم کے زیر انتظام کل سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں 921 خصوصی طلباء و طالبات زیرِ تعلیم ہیں، کلاس وار بچوں کی تعداد (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید بر آں، مذکورہ اداروں میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 279 ہے جن میں سے 71 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کی ذمہ داری خصوصی بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے جبکہ بنیادی طور پر خصوصی افراد کو روزگار فراہم کرنا محکمہ سماجی بہبود کی ذمہ داری ہے، مزید بر آں خصوصی افراد کے لئے سرکاری محکموں میں روزگار کی فراہمی کے لئے تین فیصد کوٹا مختص

ہے جس پر محکمہ سختی سے عمل پیرا ہے۔مزید یہ کہ حکومت پنجاب کی جانب سے نابینا افراد کو ڈیلی ویجز کی بنیاد پر مختلف محکموں میں بھی تعینات کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب ہے کہ بہاولپور شہر و تحصیل میں معذور بچوں کے حوالہ سے خصوصی طور پر سروے نہیں ہوا۔میری گزارش ہے کہ---

جناب سپیکر: آگے بھی پڑھ لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔میری منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ پتا نہیں کتنے سالوں سے سپیشل ایجوکیشن کا محکمہ چل رہا ہے۔بدقسمتی سے میں بھی چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی سپیشل ایجوکیشن ہوں، مجھے بھی پچھلے سوا چار سال میں ایک دفعہ شروع میں

بریفنگ دی گئی۔ اس کے بعد صورتحال یہ ہے کہ محکمہ کے لئے ہر بجٹ میں اربوں روپے رکھ دیئے جاتے ہیں اور محکمہ کا حال یہ ہے کہ بہاولپور ڈسٹرکٹ کا ان کے پاس اب تک کا ڈیٹا موجود نہیں ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے بچے موجود ہیں۔ یہ حکومت پر سوالیہ نشان نہیں ہے تو اور کیا بات ہے؟ جی، معزز منسٹر صاحب اس کے متعلق فرمادیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ سوال بڑا genuine ہے۔ معذور بچے یعنی جو سپیشل بچے ہیں ان کا سروے بھی ہونا چاہئے لیکن پوزیشن یہ ہے کہ ہم جہاں نئے ادارے کھولتے ہیں یا جہاں محسوس کرتے ہیں تو ہم باقاعدہ سروے کرتے ہیں کہ یہاں اس علاقے میں کتنے معذور بچے ہیں، کیا یہاں سکول ہونا چاہئے یا نہیں ہونا چاہئے؟ میرے پاس بہاولپور کے بارے میں انفارمیشن نہیں ہے تو میں کہہ نہیں سکتا کہ وہاں سروے ہوا ہے یا نہیں ہوا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جیسے ہم نے وہاں گورنمنٹ کالج سپیشل ایجوکیشن بنایا ہے تو لہٰذا اس کا ضرور سروے ہوا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سروے کے بغیر کسی بھی جگہ اتنا بڑے ادارے پر اربوں روپے کی انوسٹمنٹ ہو جائے لہٰذا اگر سروے نہیں ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھوں گا اور کوشش کروں گا کہ تمام علاقے میں سروے کرایا جائے تاکہ جہاں جہاں اداروں کی ضرورت ہے وہ پوری کی جاسکے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے جو آپ کو یہ figures دی ہیں جس میں ابھی نادرا کی طرف سے سپیشل بچوں کے لئے جو سپیشل کارڈ بنے ہیں تو اس سلسلے میں جو ہمارے پاس ڈیٹا آیا ہے ہم نے وہ ڈیٹا collect کیا ہے جس میں ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ تقریباً 1627 کے قریب بہاولپور میں سپیشل بچے ہیں لہٰذا ہم کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کمی کو بھی پورا کریں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ غیر تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 279 ہے جن میں سے 171 اسامیاں خالی ہیں۔ جب میں چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی منتخب ہوا تو اسی وقت سے یہ اسامیاں خالی ہیں تو کیا منسٹر صاحب یہ ensure

کرائیں گے کہ کب تک یہ اسامیاں fill کی جائیں گی لیکن اب تک سوا چار سال گزر چکے ہیں اور آٹھ یا نو مہینے باقی ہیں تو کیا یہ اسامیاں fill ہوں گی یا نہیں ہوں گی؟

جناب سپیکر! میں خصوصاً گزارش کروں گا کہ معزز منسٹر صاحب آج یہاں یہ ensure کرائیں کہ ساؤتھ پنجاب میں جتنی اسامیاں خالی ہیں چاہے وہ ٹیچنگ سٹاف کی ہو یا کلریکل سٹاف کی ہوں یا ڈرائیور جو کلاس فور کی اسامی ہے، وہ خالی پڑی ہوئی ہیں، وہاں کوئی سننے والا نہیں ہے اور کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ شکریہ

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست کو یہ بتاتا چلوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے سوال میں ہم سے پوچھا کہ کتنی سیٹیں خالی ہیں اور کتنی سیٹیں اس وقت fill ہیں؟ یہ ماہ فروری کا سوال تھا اور اس وقت جواب آیا۔ اب ہماری ٹوٹل سیٹیں 291 نہیں بلکہ اس وقت تک 354 سیٹیں ہیں۔ ہم نے آپ کو 271 بتایا ہے لیکن آج کی تازہ update کے مطابق اس میں 284 کے قریب اسامیاں fill ہو چکی ہیں اور 80 کے قریب اسامیاں خالی ہیں۔ اب اس کی پوزیشن یہ ہے کہ ہم نے تمام requisitions پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی ہیں اور وہاں پر subject wise اور turn by turn exam ہوتا ہے اور وہاں سے بہت ساری سیٹیں clear ہو کر اس وقت ہمارے آفس میں پہنچ چکی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ میرا خیال ہے کہ ہم within week آرڈرز نکال رہے ہیں۔ باقی ہماری پوری کوشش ہے کہ جتنی ہمارے پاس نان ٹیکنیکل یا ٹیچنگ سٹاف یا دوسری سیٹیں ہیں ان میں سے گیارہ سو کے قریب پوسٹوں کو declare کر دیا ہے جس میں ڈرائیورز بھی ہیں جس میں جونیئر کلرک بھی ہیں، کمپیوٹر آپریٹر بھی ہیں اور باقی جتنی بھی پوسٹیں ہیں ان کے انٹرویو جاری ہیں کیونکہ اس میں applications اتنی زیادہ ہیں کہ اگر ایک ڈرائیور کی پوسٹ ہے تو اس پر ایک ہزار application آئی ہے تو لہٰذا ہم کسی کا حق نہیں مارنا چاہتے جس کی وجہ سے کیس تھوڑا سا delay ہو رہا ہے لیکن ہم نے یہ تمام سیٹیں اخبارات کے ذریعے announce کر کے ان کی applications بھی لے لی ہیں اور انٹرویوز بھی جاری ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ وزیر سپیشل ایجوکیشن چودھری محمد شفیق میرے لئے قابل احترام ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں نے جو گزارش کی ہے کہ کلریکل

سٹاف ہو یا ٹیچنگ سٹاف ہو ان کا تو ایک میرٹ اور پیرا میٹر طے ہوتا ہے لیکن ڈرائیور اور کلاس فور کا کوئی میرٹ نہیں ہے تو میرا سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا یہ سیٹیں fill up اور محکموں کی طرح اپنے پی ایم ایل(ن) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز میں بندر بانٹ ہوگی یا ان کا بھی کوئی پیرا میٹر ہو گا؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اس کی نفی کرتا ہوں کہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں درجہ چہارم کی سیٹیں ہیں جیسے ہمارے نائب قاصد یا ماشکی یا دوسرے چوکیدار وغیرہ ہیں ان تمام کی recruitment agency ڈسٹرکٹ لیول پر ہوتی ہے جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کرتی ہے۔ جو پہلے ہمارا سسٹم تھا اس میں جس میں ہمارا CEO ایجوکیشن ہیں یا ہمارے ایڈمنسٹریٹر یا آج کل ڈی سی صاحبان کام کر رہے ہیں تو درجہ چہارم کی تمام پوسٹوں پر ہمارا ہیڈ آفس یا ڈائریکٹر بھرتی نہیں کرتا۔ دوسرے نمبر پر انہوں نے جو ڈرائیورز کی بات کی کہ جس میں بندر بانٹ ہوتی ہے، اگر کوئی ایسا شخص آپ کے نوٹس میں آیا ہو کہ اس ڈرائیور کو اس کی کوالیفکیشن کے بغیر بھرتی کیا گیا ہو تو میں اس کا جواب دہ ہوں لہٰذا ڈرائیور کی ایک پوری کوالیفکیشن ہے کہ ہیوی لائسنس ڈرائیور ہو، اس کا اتنے سال کا تجربہ ہو اور اس کا ہم باقاعدہ طور پر ٹیسٹ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں محترم آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں ڈرائیور کو اس لئے اہمیت دیتا ہوں کہ اس نے بس چلانی ہوتی ہے جس میں معذور اور تمام سپیشل بچے ہوتے ہیں ان کو باحفاظت لے کر جانا اور باحفاظت لے کر آنا ہے، اس میں نہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ کوتاہی کر رہا ہے اور نہ ہی انشاءاللہ تعالیٰ کوتاہی ہو گی میں اس بات کا آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی شخص بلاوجہ سفارش پر بھرتی ہو جائے گا کہ اگر اس کی کوالیفکیشن ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا ہے۔ یہ میرے خیال میں ensure بھی کریں گے کہ اگر اس میں کچھ بھی problem آیا تو انشاءاللہ اسی floor پر میں جناب کے گوش گزار کروں گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8713 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! وہ اپوزیشن چیمبر میں موجود ہیں میرے خیال میں وہ ایک دو منٹ تک ایوان میں پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! دیکھتے ہیں کہ اگر وہ ایک دو منٹ میں وقفہ سوالات کے دوران آ گئے پھر اس سوال کو take up کر لیں گے تب تک سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8659 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا اپنی سیٹ پر پہلے پہنچیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساری سیٹیں آپ کی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ادھر seating plan دیکھا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں نابینا بچوں کے نصاب اور مزید سکول کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

*8659: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے سرکاری سکولز ہیں جہاں Hearing Impaired اور Blind Children تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان سکولوں کے لئے Speech Therapists اور کتنے Audiologist موجود ہیں سپیشل بچوں کو پڑھائے جانے والا نصاب کون سا ہے؟

(ب) ان سکولز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی کتنی تعداد ہے کلاس وار آگاہ کریں مزید برآں کیا یہ سکولز معذور بچوں کی تعداد کے مطابق ہیں کیا محکمہ مزید سکولز کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) حکومت کی طرف سے ان بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟ کیا محکمہ ان بچوں کو مزید سہولیات / مراعات دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیرِانتظام ایسے چار ادارے کام کر رہے ہیں جہاں متاثرہ سماعت اور بصارت سے محروم بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، ساہیوال۔
2. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا، ساہیوال۔
3. گورنمنٹ الساہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے ذہنی معذوراں، ساہیوال۔
4. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، چیچہ وطنی ضلع، ساہیوال۔

مذکورہ بالا اداروں میں سے دو اداروں میں دو speech therapists تعینات ہیں جبکہ audiologist کی کوئی منظور شدہ اسامی نہ ہے مزید برآں نابینا بچوں کے اداروں میں speech therapists اور audiologist کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ضلع ساہیوال میں سپیشل بچوں کے تعلیمی اداروں میں حکومت پنجاب کے منظور شدہ کورس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سلائی کڑھائی، کمپیوٹر ٹریننگ، آرٹس اینڈ کرافٹس کی ٹریننگ بھی طلباء وطالبات کو دی جاتی ہے جس سے اُن کی فنی مہارت بہتر ہوتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں خصوصی تعلیم کے کل پانچ ادارے قائم ہیں جن میں بچوں کی کل تعداد 611 ہے یہ سکول معذور بچوں کی تعداد کے مطابق نہیں ہیں محکمہ مزید ایک اور ادارہ "گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ساہیوال" قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کی منظوری ہو

چکی ہے اور جون 2017 سے پہلے اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ جماعت وار بچوں کی تعداد (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حکومتِ پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. پہلی جماعت سے ایف اے تک مفت تعلیم
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. 800 روپے ماہانہ وظیفہ۔
5. بریل کتب کی مفت فراہمی۔
6. خوراک کی مفت فراہمی۔ (ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کے لئے)
7. فری میڈیکل چیک اپ و سماعت کی assessment کروانے کی سہولت
8. mentally challenged بچوں کے لئے speech therapy کی سہولت
9. ووکیشنل ٹریننگ ہم نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنے سکولز ہیں تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع ساہیوال میں کتنے سکولز ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ نے پوچھا تھا کہ ہمارے ساہیوال میں کتنے سکول موجود ہیں اور اس کے ساتھ آپ نے اس میں specify کیا تھا کہ یہ ان سکولوں کے بارے میں کہا گیا ہے جہاں یہ subject پڑھائے جاتے ہیں جن میں hearing impaired اور blind children ہیں کہ ان سکولوں کے بارے میں بتایا جائے اور اس کے ساتھ ہی آپ نے پوچھا تھا کہ وہاں speech therapists اور دوسرے سارے ہیں۔

جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں اس وقت ہمارے چار ادارے کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، ساہیوال۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے نابینا،

ساہیوال۔ گورنمنٹ الساہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے ذہنی معذوراں، ساہیوال۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔

جناب سپیکر! یہ مذکورہ چار ادارے اس وقت کام کر رہے ہیں اور میں اپنے بھائی کو یہ بتاتا چلوں کہ پانچواں ادارہ ہم اپنی 18-2017 کی ADP میں انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کر رہے ہیں، اس کو اس میں رکھا ہے تاکہ یہ پانچواں ادارہ بھی ساہیوال ڈسٹرکٹ میں قائم ہو جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہی clear کرنا چاہتا تھا کہ ایک طرف یہ چار ادارے کہہ رہے ہیں اور نیچے جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ ضلع ساہیوال میں خصوصی تعلیم کے کل پانچ ادارے قائم ہیں تو یہ کیا contradiction ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ contradiction نہیں ہے۔ میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ اپنے سوال کو ذرا غور سے پڑھیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ hearing impaired اور blind children کے ساہیوال میں کتنے ادارے ہیں؟ اگر آپ ہم سے کل ادارے پوچھتے ہیں کہ ساہیوال ڈسٹرکٹ میں ہمارے کتنے ادارے ہیں تو بالکل یہ واضح طور پر جواب ہے۔ اگر آپ نے نیچے اس کا سوال کیا ہے تو ہم نے اس کا جواب وہاں دیا ہے۔ ہمارا contradict نہیں ہے۔ ہمارا یقیناً یہی ہے کہ جو چیز آپ نے پوچھی ہے ہم نے آپ کی تسلی کے لئے جواب دیا ہے تاکہ ہمارے مہربان کو کوئی problem نہ ہو اس لئے ہم نے یہ بتایا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مہربانی۔ منسٹر صاحب! آپ کی مہربانی، آپ بڑا خیال رکھتے ہیں۔ منسٹر صاحب کے بقول ساہیوال میں پانچ ادارے ہیں۔

جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ speech therapists اور audiologists کتنے ہیں؟ پانچ اداروں میں دو speech therapists ہیں اور audiologists کی وہ کہتے ہیں کہ منظور شدہ اسامیاں ہی کوئی نہیں ہیں۔ ان کے جواب میں ہے کہ پانچ ادارے ساہیوال ضلع میں کم ہیں اور یہ بڑھانے جا رہے ہیں تو یہ صرف یہ بتا دیں کہ جو اسامیاں منظور نہیں ہوئیں وہ کب تک منظور ہو جائیں گی کیونکہ audiologist کی بھی ضرورت ہے۔ پانچ اداروں میں دو speech therapists کیا وہ دن بدل کر

جائیں گے، وہاں پر بچے speech therapist سے محروم ہوں گے اور چونکہ speech therapist کی انہوں نے main سہولت دینی ہے، اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ فری میڈیکل چیک اپ و سماعت کی assessment کروانے کی سہولت، mentally challenged بچوں کے لئے speech therapist کی سہولت، یہ جب speech therapy کی سہولت دیتے ہیں تو وہاں پر یہ اپنے وہ بندے ان اداروں کے مطابق کیوں نہیں پورے کر رہے ہیں اور audiologist کی اسامی کیوں نہیں وہاں پر دی جا رہی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست کو یہ بتاتا چلوں کہ جو بچے ہمارے نابینا افراد ہوتے ہیں ان کے لئے speech therapist مطلب کہ لیکچرار کی ضرورت نہیں ہوتی، نہ اس کے لئے audiologist کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے دو ادارے ہیں جہاں ہمارے نابینا افراد، بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر ادارے میں ایک ایک speech therapist کام کر رہا ہے لیکن آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ اگر بچے زیادہ ہو جائیں اور ٹیچر کی ضرورت ہو تو اس کی SNE ضرور کر لی جائے گی۔ ہم اس کو دوبارہ سارا چیک کر لیتے ہیں لیکن ہمارے بہت سارے ادارے ہیں جہاں ہم نے SNE کرائی بھی ہے، جہاں جہاں ضرورت ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی SNE کرائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، آپ نے فرمایا ہے کہ کم سے کم ٹائم دینا ہے تو luckily اگر میرا سوال آ ہی گیا ہے اور اس پر ایک specific ساہیوال کا سوال ہے، میں نے یہ نہیں کہا کہ پورے پنجاب کا کر دیں، یہ تو مہربانی فرمادیں کہ ایک specific order کوئی تو direction Chair کی جانب سے آ جائے کہ وہاں پر ضرورت ہے، وہاں پر 611 بچے ہیں اور ان کے پاس دو speech therapist ہیں، اگر آپ ایک normal بچے کو پڑھانے جائیں تو ماں ایک بچے سے تنگ آ جاتی ہے، سارے دن میں دو سے تنگ آ جاتی ہے تو یہ abnormal بچے ہیں، ان کے لئے پورے ضلع میں صرف دو استاد ہیں اور 35 لاکھ کی آبادی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ میرے دوست جو ہیں ان کو ہم نے بتایا ہے کہ ہمارے ان اداروں میں 611 بچے زیر تعلیم ہیں۔ ہم نے ان کو یہ بھی بتایا ہے کہ نابینا افراد کے لئے ہمیں speech therapist لیکچرار کی ضرورت نہیں ہوتی، اب 611 کی تعداد ہے جن میں ڈاکٹر بھی ہو سکتے

ہیں، انجینئر بھی ہو سکتے ہیں، کمپیوٹر ڈائریکٹر بھی آتے ہیں، آپ ہر چیز کو اکٹھا نہ کریں۔ ہمارے پاس جو جو چیز ہے، جس حساب سے ہمارے پاس سٹوڈنٹس ہیں اس حساب سے ہم بچوں کی تعداد کے مطابق وہاں وہ ٹیچر تعینات کرتے ہیں اور جب ایک ادارہ بنتا ہے تو اس کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر SNE کی جاتی ہے۔ کوئی یہ نہیں ہوتا کہ بلاوجہ ہی ہر جگہ پر، اگر وہاں دس بچے ہمارے ہیں تو ہمیں ایک speech therapist کی ضرورت ہوگی لیکن اگر وہاں 100 بچہ آجاتا ہے تو ہم ضرور کوشش کریں گے لیکن آپ کو یہ پتا ہے کہ جیسے آپ نے آگے سوال پوچھا ہے، میں نے آپ کو بچوں کی تعداد کے بارے میں ہی بتایا ہے کہ کہاں کہاں ہمارے بچے، کس کس ٹائپ کے، کس کس طریقے سے سکول میں پڑھ رہے ہیں لہذا آپ کو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، جو آپ نے عرض کیا ہم اس کو بالکل دیکھیں گے، اگر وہاں اور ضرورت ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم SNE ضرور کروائیں گے اور ہونی بھی چاہئے۔ ہمارا مقصد تو تعلیم دینا ہے، ہمارا مقصد سپیشل بچوں کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے، اس کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب بے پناہ پیسا خرچ کر رہی ہے، ان کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے، ان کے ہاؤسز کے لئے، ان کی تیمار داری کے لئے، ان کے میڈیکل کے لئے، ان کی ٹرانسپورٹ کے لئے گورنمنٹ پیسا خرچ کر رہی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر وہاں کسی ٹیچر کی ضرورت ہے تو وہ ضرورت پوری نہ کی جائے، اگر وہاں کسی ٹیچر کی ضرورت ہے تو آپ ہمیں بتائیں، ہمیں اگر یہاں آسمان سے بھی ٹیچر لانا پڑا تو ہم آپ کو پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ چودھری محمد شفیق سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، ہمارے سینئر ہیں، منسٹر ہیں، ان کی محبت کا شکریہ۔ اس میں کوئی شک نہیں، میں عرض ہی کر رہا ہوں اور ہمیشہ عرض ہی کی ہے تو یہ ان کا حکم ہی ہم seek کر رہے ہیں، یہ حکم دیں گے تو ہمارا کام ہو جائے گا۔ یہ segregate کر کے بتا دیں، جیسے انہوں نے 611 کا فرمایا ہے تو وہ کتنے نابینا ہیں، ابھی حساب کر لیں، نابینا بچے نکال کر بتا دیں گے کہ کیا دو ٹیچر ان کے مطابق پورے ہیں؟ اگر ان کا یہ انصاف ہے کہ پورے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، میں بیٹھ جاتا ہوں ایک بات۔ Audiologist کی SNE کی approval کس نے دینی ہے، انہوں نے، ڈیپارٹمنٹ نے، منسٹر صاحب سے اب آگے تو پھر اللہ میاں کی ذات ہی ہے۔ ان

سے بڑے ادب سے عرض ہے کہ یہ SNE میں منظوری دے دیں دوسری بات۔ اب انہوں نے فرمایا ہے کہ سہولتیں بہت دے رہے ہیں۔ کیا ساہیوال میں ہاسٹل کی سہولت ہے، یہ بتادیں اور کتنے بچے ہاسٹل میں قیام پذیر ہیں، کب سے ہیں، کیا کیا سہولتیں وہاں پر دے رہے ہیں، اگر ہاسٹل نہیں ہے تو کب تک ہاسٹل بنانے کی منظوری دے دیں گے، یہ ضروری بات ہے اور میں specifically ساہیوال کے لئے عرض کر رہا ہوں، یہ مہربانی کر دیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ہمارے ساتھ میٹنگ کر لیں، آپ جہاں جہاں جو کمی محسوس کرتے ہیں، اس سلسلے میں ہم آپ کے ساتھ discuss کریں گے، اگر آپ کہیں گے تو میں وہاں اپنے پورے ڈیپارٹمنٹ کو آپ کے سامنے بٹھاؤں گا، پابند کروں گا تاکہ اس کمی کو ہم دور کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک کروادیں کہ جیسے انہوں نے بار بار فرمایا ہے کہ نابینا، وہ علیحدہ کر کے بتادیں کہ ہیں کتنے؟

جناب سپیکر! ایک سوال ہے، اس کے لئے اتنی محنت ہوتی ہے، گورنمنٹ آف پنجاب کا اتنا پیسا waste ہوتا ہے، آپ کی اتنی انرجی ہم waste کرواتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، جو جواب دیتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ waste ہوتا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، میں نے کہا ہے کہ آپ کی انرجی waste کرواتے ہیں، اتنا utilize کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ساری بات انہوں نے مفصل آپ کو بتادی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مہربانی کر دیں کہ یہ صرف یہ بتادیں کہ دو Speech Therapist کتنے بچوں کے لئے ہیں اور کیا وہ کافی ہیں اور یہ جتنے چار یا پانچ ادارے ہیں، ہاسٹل کا میں نے پوچھا ہے انہوں نے نہیں بتایا تو کب قائم کر رہے ہیں وہ بتادیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہاسٹل ہمارا ہے وہاں۔ 11 بچے وہاں رہائش پذیر ہیں اور ان کا وہاں مکمل کھانے پینے کا، بیٹھنے کا اور ہر چیز کا انتظام کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8775 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگلا سوال نمبر 8772 بھی محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، ان کے سوال وقفہ سوالات کے مکمل ہونے تک pending کئے جاتے ہیں، اگر وہ اس دوران آ گئیں تو لے لئے جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8951 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اس سوال کو بھی وقفہ سوالات کے مکمل ہونے تک pending کیا جاتا ہے، اگر ٹائم ہوا اور وہ آ گئیں تو لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8935 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ وہ حج پر گئے ہوئے ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9001 میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، حاجی صاحب!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9027 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ٹیکسلا میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے اور زیر تعلیم بچوں سے متعلقہ تفصیلات

*9027: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں، کتنے اساتذہ ہیں اور کتنی پوسٹ خالی ہیں کیا ادارے کی اپنی بلڈنگ ہے یا کسی کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر عمارت سرکاری نہ ہے تو محکمہ اس کی اپنی عمارت بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) اس سکول کی کتنی گاڑیاں ہیں جو بچوں کو آنے جانے کی سہولت دیتی ہیں اور کل سٹاف کتنا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیرِ انتظام کام کرنے والے ادارے میں کل 149 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. متاثرہ سماعت سے محروم طلباء کی تعداد: 100
2. بصارت سے محروم طلباء کی تعداد: 07
3. جسمانی معذور طلباء کی تعداد: 16
4. ذہنی معذور طلباء کی تعداد: 26

ادارہ ہذا میں 9 اساتذہ (بشمول ایک سائیکالوجسٹ، ایک Speech Therapist) کام کر رہے ہیں جبکہ چار اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں۔ اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سفارشات موصول ہو چکی ہیں اور ان خالی اسامیوں پر تقرریوں کا عمل جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ ادارہ ہذا کی اپنی عمارت نہ ہے بلکہ یہ کرایہ کی عمارت میں کام کر رہا ہے۔

(ب) سرکاری اراضی کی دستیابی کی صورت میں محکمہ مالی سال برائے 19-2018 ADP Scheme میں (اینول ڈویلپمنٹ سکیم) کے ذریعے مالی وسائل (فنڈز) فراہم کر کے اس پر اپنی عمارت بنا سکتا ہے۔

(ج) اس ادارہ میں بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے دو عدد بسیں موجود ہیں اور ادارہ ہذا میں سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد پچیس ہے جس میں سے چھ اسامیاں خالی ہیں اور انیس اسامیوں پر سٹاف کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ سرکاری اراضی کی دستیابی کی صورت میں محکمہ مالی سال برائے 19-2018 کی ADP Scheme کے ذریعے مالی وسائل فراہم کر کے اس پر اپنی عمارت بنا سکتا ہے۔

جناب سپیکر!میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سرکاری اراضی کس نے مہیا کرنی ہے، کس نے انفارمیشن لینی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا تعین ہو جائے کہ کیا یہ محکمے کی ذمہ داری ہے یا میری ذمہ داری ہے لیکن اس کا حل نکالا جائے؟

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکسلا میں ہمارا ادارہ کرائے کی عمارت میں ہے۔

جناب سپیکر:جی،کیا فرمایا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ٹیکسلا میں ہمارا ادارہ کرائے کی عمارت میں ہے چونکہ یہاں سپیشل ایجوکیشن کی سرکاری عمارت نہیں ہے۔ہم وہاں سرکاری جگہ تلاش کر رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ہمیں جگہ مل جائے۔معزز ممبر نے کہا ہے کہ یہ جگہ تلاش کس نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر:یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ہے یا صوبائی گورنمنٹ کی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):جی؟

جناب سپیکر:یہ زمین کسی کی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!کسی کی زمین نہیں ہے بلکہ ہم نے کرائے پر بلڈنگ لی ہوئی ہے جس میں ہمارا ادارہ چل رہا ہے۔معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ کیا آپ بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ کہا ہے کہ بلڈنگ کے لئے زمین محکمے نے تلاش کرنی ہے یا کس نے تلاش کرنی ہے؟میں اس کا معزز ممبر کو جواب دے رہا ہوں۔میں نے تسلیم کیا ہے کہ ہمارے پاس بلڈنگ نہیں ہے اور ہم کرائے کی بلڈنگ لے کر بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔وہاں ہمارے پاس جتنی تعداد ہے اس کے حساب سے بلڈنگ ہمارے پاس موجود ہے۔اب میں اپنے معزز دوست سے سوال کرتا ہوں کہ ہم لوگ عوامی نمائندے ہیں ہم لوگ ہیں جو سکول اپ گریڈ کراتے ہیں،ہم لوگ ہیں جو مڈل سے ہائی سکول کراتے ہیں اور ہائی سے ہائر سیکنڈری اور کالج کراتے ہیں۔ہم اپنے علاقے کی بہتری کے لئے کوشش کرتے ہیں تاکہ کسی جگہ پر بھی ہم اپنے علاقے کی خوشنودی یا بہتری کے لئے کام کر سکیں

لہٰذا میں اپنے دوست سے کہوں گا کہ اس سلسلے میں ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کی جگہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شہر سے پچاس کلومیٹر دور خالی جگہ پڑی ہے تو ہم وہاں ادارہ بنا دیں۔ اگر ہمیں معقول جگہ نہیں ملتی تو پھر ہمارے لئے problem آتا ہے چونکہ یہ سارے کے سارے سپیشل بچے ہوتے ہیں ان کو لے کر جانا لے کر آنا ان کی حفاظت کرنا اور ہمارا جو ٹرانسپورٹ سسٹم ہے اسے ایک سیدھ میں لے کر چلنا ہے لہٰذا جو دوست اس قسم کے سوال دائر کرتے ہیں اور آپ کا حق بھی بنتا ہے آپ پوچھ بھی سکتے ہیں لیکن اس میں ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

جناب سپیکر! میں اس کی مثال دیتا اور تسلیم کرتا ہوں کہ میں وزیر ہوں لیکن میرے اپنے شہر میں پرائیویٹ بلڈنگ میں ادارہ چل رہا ہے۔ میں نے اس کی کوشش شروع کی ہے، میں صوبائی گورنمنٹ سے مل رہا ہوں، لوکل گورنمنٹ والوں سے بھی مل رہا ہوں تاکہ ہمیں جگہ available ہو جائے اور میں نے ADP میں سکیم بھی رکھوائی ہے لہٰذا ہم سب دوستوں کو مل کر کام کرنا پڑے گا، میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ ہم اس ادارے کو اچھے طریقے سے تعمیر کر سکیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیلی وضاحت کی ہے۔ میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کا کرائے کی بلڈنگ میں سکول چل رہا ہے۔ اس سکول کا مالک اور وارث ڈیپارٹمنٹ ہے اور کرایہ بھی دے رہا ہے۔ کیا محکمے نے ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر کو چٹھی لکھی کہ آپ کے شہر میں جو سرکاری اراضی ہے اس کی تفصیلات بتائی جائیں تاکہ اس سکول کی اپنی بلڈنگ کے لئے کہیں سے approval مل جائے اور اسے سرکاری بلڈنگ کا درجہ دیا جائے۔ اگر میں اس میں ان کی مدد کرتا ہوں تو انہیں اس سکول کے لئے کتنے رقبے کی ضرورت ہے؟ میں وقت ضائع نہیں کرتا بلکہ دوسرا سوال ساتھ ہی کرتا ہوں کہ جز (ج) میں دو بسوں کا کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ دونوں بسیں فنکشنل ہیں؟ انہوں نے اسامیوں کے بارے میں بھی کہا کہ چھ اسامیاں خالی ہیں اور باقی پر سٹاف کام کر رہا ہے لہٰذا وزیر موصوف ان کی بھی تفصیل بتا دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر پہلے زمین کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں بھی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے دوست کو بتاتا ہوں کہ اپنے طور پر یہ بات بالکل بجا ہے کہ آپ اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر سے رابطہ کریں لیکن میں ان کے نوٹس میں دینا چاہتا ہوں کہ کسی اسسٹنٹ کمشنر یا ڈپٹی کمشنر کو صوبائی حکومت کی پراپرٹی الاٹ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور بلکہ اس کا ایک process ہے جس کے ذریعے بورڈ آف ریونیو summary put-up کر کے وزیر اعلیٰ سے منظوری لیتا ہے اور محکمے کے لئے یہ سارا process انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ان سے گزارش کی ہے کہ ہم عوامی نمائندے ہیں جن لوگوں نے ہمیں چنا ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کے لئے محنت کریں۔ جہاں ہماری ضرورت ہے ہم اس سلسلے میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ کسی ادارے کی بلڈنگ بنانے کے لئے محکمے کے پاس کوئی سپیشل فنڈز نہیں ہوتے بلکہ اس کے لئے بھی ہم ہوتے ہیں، ہم اپنے اداروں اور علاقے کے لوگوں کی ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز لیتے ہیں، ADP میں سکیمیں لے کر آتے ہیں، وزیر اعلیٰ سے استدعا کرتے ہیں۔ یہ سارا کام ہمارا ہے۔ اگر ہماری کوئی کوتاہی ہے تو اسے بھی دور کرنا چاہئے اور جو ہماری ذمہ داریاں ہیں انہیں بھی پورا کرنا چاہئے لہٰذا میں نے عرض کی ہے کہ یہ ایک سارا process ہے اگر اس میں ڈیپارٹمنٹ اور آپ مل کر چلیں گے تو انشاءاللہ ہم اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر میں ان کو کیا suggest کروں کہ اس بارے میں وہ آپ سے رابطہ کریں یا آپ ان سے رابطہ کریں اور ان کے ساتھ میٹنگ کریں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے گزارش کرتا ہوں۔ پہلے نمبر پر میں نے یہ کہا تھا کہ اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر سے یہ رپورٹ لی ہے کہ کوئی رقبہ موجود ہے یا نہیں۔ باقی procedure کا مجھے بھی پتا ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے دینا ہے۔ میں نے دوسری بات بسوں کے بارے میں عرض کی تھی اگر اس حوالے سے منسٹر صاحب جواب دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! وہاں ٹیکسلا میں ہماری دو بسیں موجود ہیں جو بچوں کو pick and drop کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9214 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے اگر محترمہ آ گئیں تو ٹھیک ورنہ یہ سوال dispose of تصور ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن کے متعلق میرا سوال نمبر 8659 تھا یہ میں نے کر لیا ہے۔ اس کے بعد دو سوال نہیں آئے حالانکہ وہ نشان زدہ ہیں سوال نمبر 8672 اور 8675 ہے۔ اس کا محکمے نے جواب بھیجا ہے لیکن اسے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔ منسٹر صاحب نے ویسے بھی ہمیں ٹرک کی بتی کے پیچھے لگانا ہی تھا چلو سوال تو آ جاتے تاکہ ان کا کوئی نہ کوئی جواب آ جاتا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں تو سوال پرنٹ نہیں کرتا۔ جو سوال ایجنڈے پر ہیں میں ان کے جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے غیر نشان زدہ میں بھی دیکھ لئے ہیں وہاں بھی نہیں ہیں شاید میرے سوال ذبح ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن سے متعلق میرے تین سوالات تھے۔ پہلا سوال نمبر 8659 تھا جو کہ take up ہو گیا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 8672 سپیشل ایجوکیشن کے بچوں کے کورس سے متعلق تھا۔ یہ نشان زدہ سوال تھا لیکن یہ آج کے سوالات میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کیا آج آپ کے دو سوالات آ چکے ہیں یا نہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے دو سوالات تو آ چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آج آپ کے صرف دو سوالات ہی آ سکتے تھے جو کہ آ چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ان سوالات کو اگلے ایجنڈے میں شامل کروا دیں۔

جناب سپیکر: جب اگلا ایجنڈا آئے گا تو پھر دیکھیں گے۔ اب آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ شبینہ ذکریابٹ کا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9028 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے (معزز ممبر نے محترمہ شبینہ ذکریابٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*9028: محترمہ شبینہ ذکریابٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع سیالکوٹ اور تحصیل سمبڑیال میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں ان میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے کیا ان اداروں کے پاس ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے ان اداروں میں مزید کون کون سی سہولتوں کی ضرورت ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے زیر انتظام کل چھ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹیو ہیرنگ سکول، سیالکوٹ۔
2. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سمبڑیال، ڈسٹرکٹ سیالکوٹ۔
3. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ڈسکہ، ڈسٹرکٹ سیالکوٹ۔
4. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، پسرور، ڈسٹرکٹ سیالکوٹ۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر برائے نابینا اطفال، سیالکوٹ۔
6. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ برائے سلولرنرز، سیالکوٹ۔

مذکورہ چھ اداروں میں زیرِ تعلیم بچوں کی کل تعداد 636 ہے اور اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 97 ہے جن میں سے 65 اسامیوں پر اساتذہ تعینات ہیں اور 32 اسامیاں خالی ہیں، اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سفارشات موصول ہو چکی ہیں اور ان خالی اسامیوں پر تقرریوں کا عمل جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

مزید بر آں، محکمہ خصوصی تعلیم کے ہر ادارے میں بچوں کو مفت پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ موجود ہے۔ علاوہ ازیں۔/800 روپے ماہانہ وظیفہ، مفت کتابیں اور سالانہ تین یونیفارم بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ ان اداروں میں تمام تر سہولیات ضرورت کے مطابق موجود ہیں، ادارہ وار بچوں کی تعداد اور سٹاف کی تعداد تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بتا دیں کہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں کتنی ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی تھی اور اس وقت کتنی چل رہی ہے؟ میرے علم کے مطابق دو بسیں جل گئی تھیں، ان کو مرمت نہیں کروایا گیا اور اس کی وجہ سے بچوں کے لئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں تو منسٹر صاحب! ذرا اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ڈسکہ میں جو دو بسیں جل گئی تھیں اس کا ہم کوئی متبادل نہیں دے سکے لیکن اس سال ہم 12 نئی بسیں خرید رہے ہیں جن میں سے ایک بس انشاء اللہ تعالیٰ ڈسکہ کو دیں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس معاملے کو دو یا اڑھائی سال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اس دوران آپ نے منسٹر صاحب یا متعلقہ محکمہ سے کوئی رابطہ نہیں کیا؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی دفعہ رابطہ کیا گیا لیکن ابھی تک یہ مسئلہ حل طلب ہے۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے نوٹس میں یہ چیز پہلی دفعہ آئی ہے۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ اس مسئلے کو جلد از جلد solve کراؤں گا۔ جب ڈسکہ کی بسیں جل گئیں تو ہم نے پسرور سے ڈسکہ کے لئے ایک بس متعین کی تا کہ بچوں کو آنے جانے میں problem نہ ہو۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ اداروں میں اساتذہ کی منظور شُدہ اسامیوں کی کل تعداد 97 ہے جن میں سے 65 اسامیوں پر اساتذہ تعینات ہیں اور 32 اسامیاں خالی ہیں۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ کب تک وہ ان خالی اسامیوں کو fill کر دیں گے ؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ وہاں پر منظور شُدہ اسامیوں کی کل تعداد 97 ہے جن میں سے 65 اسامیوں پر اساتذہ تعینات ہیں اور 32 اسامیاں خالی ہیں۔ ہم ان اسامیوں کے against recruitment کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ within one month ہم پورے پنجاب کے non-teaching staff کی کمی کو پورا کر لیں گے۔ اساتذہ کی بھرتی کے لئے ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھجوائی ہوئی ہے، ان کا process جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم ان خالی اسامیوں کو بھی بہت جلد fill کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 9251 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ وہ چھٹی پر ہیں تو ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9032 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9058 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ذہنی معذور بچوں کے اساتذہ کی ٹریننگ کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*9058: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ذہنی معذور بچوں کے اساتذہ کی ٹریننگ کا کوئی ادارہ پنجاب میں موجود ہے اگر ہے تو کتنے اساتذہ کی تربیت کا انتظام ان اداروں میں ہے؟

(ب) ان اداروں کے نام اور جگہ سے آگاہ کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) محکمہ خصوصی تعلیم پنجاب کے زیر انتظام لاہور میں ایک ادارہ گورنمنٹ ان سروس ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف ڈس ایبلڈ چلڈرن موجود ہے۔ جہاں ذہنی معذور بچوں کے اساتذہ کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس ادارہ میں بصارت سے محروم بچوں، سماعت سے محروم بچوں، جسمانی معذور بچوں کے اساتذہ کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس ادارہ میں ایک ہی وقت میں ذہنی معذور بچوں کے 30 اساتذہ کی ٹریننگ کا انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ دو کالج اور موجود ہیں جن میں بصارت سے محروم بچوں کے اساتذہ اور سماعت سے محروم بچوں کے اساتذہ کو ایم اے، ایم ایڈ اور Speech & Language Therapy میں ایک سالہ ڈپلومہ بھی کروایا جاتا ہے۔

(ب)

1. گورنمنٹ ان سروس ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف Disabled چلڈرن، 31۔ شیر شاہ بلاک نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔
2. گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار ٹیچرز آف بلائنڈ، 31۔ شیر شاہ بلاک نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔
3. گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار ٹیچرز آف ڈیف، T-40، گلبرگ لاہور۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ذہنی معذور بچوں کے اساتذہ کی ٹریننگ کے اداروں سے متعلق تفصیلات مانگی تھیں اور میں نے اس سوال کے جواب کو بھی پڑھا ہے۔ مجھے تھوڑا سا تعجب ہوا ہے کہ ہم نے پنجاب میں اس حوالے سے جو ادارے بنائے ہیں ان میں ہم نے physical

disability and mentally challenged بچوں کو differentiate نہیں کیا۔یہ دونوں الگ الگ specialized fields ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں mentally challenged بچوں کو علیحدہ سے treat کرنا چاہئے۔یہ educable ہیں لہٰذا ان کی ٹریننگ مختلف طریقے سے ہونی چاہئے۔جواب میں ساری تفصیل بصارت اور سماعت سے محروم بچوں کی دی گئی ہے۔میرا سوال یہ تھا کہ جو ہمارے ذہنی معذور بچے ہیں ان کے اساتذہ کی ٹریننگ کا کیا بندوبست ہے؟یہ بچے educable ہیں،ان کو آپ educate کر سکتے ہیں،ان بچوں کو آپ کھانے،اُٹھنے بیٹھنے اور تیار ہونے کی ٹریننگ دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری اپنی ایک بہن mentally challenged تھی اور میری بڑی بہن نے mentally challenged بچوں کے لئے تین institutions بنائے ہیں۔پنجاب حکومت کے ذمہ داران کو ان institutions کا visit کرنا چاہئے۔ان میں سے ایک institute وارث روڈ پر واقع ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ physical disability and mentally challenged بچوں کو differentiate کرنے کی ضرورت ہے۔جواب میں تین سکولوں کا بتایا گیا ہے۔ان میں سے ایک گورنمنٹ ان سروس ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف disabled چلڈرن ہے۔دوسرا گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار ٹیچر آف بلائینڈ اور تیسرا گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار ٹیچر آف ڈیف ہے۔میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گی کہ آپ اس کو re-visit کریں اور دیکھیں کہ ہم کس طرح ان بچوں کو بہتر طریقے سے ٹریننگ دے سکتے ہیں۔بہت شکریہ

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میری بہن نے سپیشل بچوں کی تربیت اور ان کی ذہنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔یہ بہت پیارے اور قابل رحم بچے ہوتے ہیں۔ان کو سنبھالنے اور تربیت دینے میں بڑی محنت درکار ہے۔ہماری خواتین ٹیچرز سٹاف یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہیں۔ہمارے اداروں میں مختلف قسم کے بچے ہوتے ہیں۔ذہنی معذور بچوں کی ٹریننگ مختلف انداز سے کی جاتی ہے۔کچھ بچے گونگے،بہرے اور نابینا ہوتے ہیں تو ان کے لئے ہم علیحدہ سے ٹیچرز کو ٹریننگ دیتے ہیں۔حکومت پنجاب کی طرف سے اس حوالے سے ہمارے تین ادارے دن رات کام کر رہے ہیں اور ہر ادارے میں ایک وقت میں 30 اساتذہ کو ٹریننگ دی جاتی

ہے۔ ذہنی معذور بچوں کے لئے علیحدہ ٹیچرز کی ٹریننگ ہوتی ہے اور جو نابینا افراد ہیں ان کو بریل اور دوسری چیزوں سے سکھانا پڑتا ہے لہٰذا میں اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہے، ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس سلسلے میں خصوصی ہدایت دیتے رہتے ہیں اور اس میں ماشاءاللہ بہت سارے صاحب حیثیت لوگ بھی ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ انہوں نے ادارے بھی بنائے ہوئے ہیں لہٰذا ہماری پوری کوشش ہے کہ سپیشل بچوں کے لئے ہم جو کچھ بھی کر سکیں وہ کریں کیونکہ یہ کسی پر احسان نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو اپنے اللہ کو بھی راضی کرنے والی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ جو invitation دے رہے ہیں آپ اُس کو بھی دیکھ لیں۔ کسی وقت تھوڑا سا ٹائم نکال لیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ذہنی معذور بچوں کی علیحدہ سے ٹریننگ ہونی چاہئے لیکن ان کے جواب میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں دوسری بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ معذور بچوں کے والدین کی بھی ٹریننگ بہت ضروری ہے کیونکہ after all بچوں نے گھر جانا ہے اور ان کے والدین ایسے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ جیسے اللہ نے شاید اُنہی کوئی سزا دی ہوئی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ان والدین کی بھی ٹریننگ کریں۔ ایسے ٹریننگ سنٹرز ہوں جن میں ایسے بچوں کے والدین کو بلا کر اُن کی ٹریننگ کی جائے۔ یہ معذور بچے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں جب یہ بچے مسکراتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہم نے ایسے بچوں پر بہت کام کیا ہے اور میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب ہمارے وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور کو ساتھ لے کر وارث روڈ پر ذہنی معذور بچوں کے سکول میں ضرور لے کر جائیں اور وہاں جا کر دیکھیں کہ ہم معذور بچوں کی کس طریقے سے جدید ٹریننگ کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جیسے میری محترمہ بہن بتا رہی ہیں معذور بچوں اور اُن کے والدین کی ٹریننگ کے لئے یہ ساری چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ہم معذور بچوں کے والدین کو بھی psychological ٹریننگ دیتے ہیں کہ آپ نے ان بچوں کو گھر میں کس طریقے سے سنبھالنا ہے تو یہ courses وقتاً فوقتاً چلتے رہتے ہیں۔ یہ کام بڑے جذبے سے کرنے والا ہے اور یہ انتہائی مشکل کام بھی ہے اور خاص طور پر ذہنی معذور بچوں کی پرورش پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس ذمہ داری سے نبرد آزما ہونے کی اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت بھی دے۔

جناب سپیکر: آمین۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9059 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈویژن میں ذہنی معذور بچوں
کے اداروں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***9059: محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں ذہنی معذور بچوں کے اداروں کے نام، جگہ اور ان میں داخل بچوں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے کتنا بجٹ مالی سال 17-2016 میں مختص کیا گیا ہے؟

(ج) ان اداروں کے پاس کتنی بسیں اور ویگن ہیں اور ان کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان اداروں میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور ان کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) لاہور ڈویژن میں ذہنی معذور بچوں کے اداروں کی تعداد 22 ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ شاداب ٹریننگ انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔
2. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، راوی ٹاؤن، لاہور۔

3. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور۔
4. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، واہگہ ٹاؤن، لاہور۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، نشتر ٹاؤن، لاہور۔
6. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، شالامار ٹاؤن، لاہور۔
7. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، رائیونڈ، لاہور۔
8. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔
9. گورنمنٹ نیشنل سپیشل ایجوکیشن سنٹر، B-45، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
10. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار دی ڈیسیبل پرسنز، B-45، جوہر ٹاؤن، لاہور۔
11. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، کوٹ رادھا کشن قصور۔
12. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، پتوکی، قصور۔
13. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، چونیاں، قصور۔
14. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، قصور۔
15. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، فیروز والا، ڈسٹرکٹ شیخوپورہ۔
16. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، مریدکے، ڈسٹرکٹ، شیخوپورہ۔
17. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، شرقپور شریف ڈسٹرکٹ شیخوپورہ۔
18. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، صفدر آباد، ڈسٹرکٹ شیخوپورہ۔
19. گورنمنٹ وارث شاہکوٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر ڈسٹرکٹ شیخوپورہ۔

20. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، ننکانہ صاحب۔
21. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، شاہ کوٹ ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب۔
22. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سانگلہ ہل ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب۔

ان اداروں میں داخل ہونے والے بچوں کی تعداد 1120 ہے۔

(ب) ان اداروں میں مالی سال 17-2016 میں۔/37,60,927,91 کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ج) ان اداروں میں کل 51 بسیں موجود ہیں اور تمام بسیں صحیح حالت میں ہیں جو بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی مفت سہولت مہیا کر رہی ہیں۔

(د) ان اداروں میں اساتذہ کی کل تعداد 303 ہے اور 20 عدد اسامیاں خالی ہیں۔ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سفارشات موصول ہو چکی ہیں اور جلد ہی ان خالی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس سوال میں بھی میں نے ذہنی معذور بچوں کے بارے میں ہی پوچھا تھا لیکن ان کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ جواب بڑا گڈ مڈ سا ہے۔ اس میں انہوں نے اُن تمام اداروں کا ذکر کیا ہے جو سپیشل ایجوکیشن کے under آتے ہیں لیکن میں سپیشل ایجوکیشن کی بات نہیں کر رہی تھی میں صرف specialized بچوں کی بات کر رہی تھی کہ mentally challenged بچوں کے کتنے سکول ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم اس سلسلے میں محترمہ سے میٹنگ کر لیتے ہیں اور انہوں نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں تو اس کی بہتری کے لئے ہم جو اقدامات کر سکے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9151 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران تک جو معزز ممبران موجود نہیں تھے اُن کے سوالات کو pending کیا گیا تھا تو اُن میں سے کوئی معزز ممبر بھی ابھی تک تشریف نہیں لائے تو ان سوالات کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ضرار شہید روڈ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8713: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضرار شہید روڈ لاہور کینٹ میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کب سے قائم ہے اس میں مرغیوں کی بیماری کے لئے کون کون سے ٹیکہ جات تیار کئے جاتے ہیں ان ٹیکہ جات سے ہونے والی آمدنی سال 14-2013 تا 17-2016 سال وار بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں دو ونگ کام کر رہے ہیں ان میں سٹاف کی تعداد سکیل وار بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے دونوں ونگ میں تعیناتی، ترقی اور تبادلے کے الگ الگ رولز ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے ایکسٹینشن ونگ کے ڈاکٹر عبدالرؤف جو کہ بطور ڈائریکٹر تعینات ہے کو خلاف قواعد و پالیسی ریسرچ ونگ میں ڈی جی تعینات کر دیا گیا ہے جس سے ریسرچ ونگ میں کام کرنے والے سینئر افسران کی ترقی متاثر ہوئی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے سکیل 19 کی 6 اور سکیل 17 کی 9 اسامیاں ختم کر دی ہیں جس سے محکمہ میں جونیئر افسران کی ترقی بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(و) اگر جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاکٹر عبدالرؤف کا تبادلہ کینسل کرنے اور ختم کی گئی اسامیوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور 1963 میں قائم ہوا۔ ادارہ میں مرغیوں اور دیگر جانوروں کی ملک میں پائی جانے والی تمام متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات (Vaccines) تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے مرغیوں کی ویکسینز مندرجہ ذیل ہیں:

این ڈی +ایچ نائن، ایوین انفلو سینئزا (Aqua Base)، ایوین انفلو سینئزا (Oil Base)، رانی کھیت (این ڈی وی)، مرغیوں میں چیچک (فاؤل پاکس)، این ڈی Oil Base

ادارہ کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	مرغیوں کی ویکسینز سے آمدن (in Rupees)	ادارہ کی کل آمدن (in Rupees)
2013-14	87,75,987	12,15,08,339

2014-15	61,44,802	21,49,50,241
2015-16	88,54,100	16,22,19,388
2016-17	83,15,075	32,48,78,038

(ب) جی نہیں! ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ(VRI) میں دو ونگ کام نہیں کر رہے بلکہ اس کا ایک ذیلی ادارہ فٹ اینڈ ماؤتھ ڈزیز ریسرچ سنٹر لاہور کے نام سے موسوم ہے۔ ان دو ادارہ جات میں سٹاف کی تعداد بمطابق سکیل(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں! مذکورہ بالا دونوں اداروں میں تعیناتی، ترقی اور تبادلے کے قواعد و ضوابط یکساں ہیں۔

(د) محکمہ نے گریڈ20 کے سینئر و تجربہ کار آفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف کی بطور ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) تعیناتی تمام متعلقہ قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کی چونکہ تاحال ریسرچ ونگ میں سکیل نمبر20 کا اور مطلوبہ تجربہ کا حامل کوئی بھی آفیسر موجود نہ ہے لہٰذا اندریں حالات ریسرچ ونگ کے کسی بھی آفیسر کی ترقی متاثر نہ ہوئی ہے۔

(ہ) جی نہیں! کوئی بھی سرکاری اسامی ختم نہ کی گئی ہے بلکہ یہ اسامیاں مکمل و طویل سوچ بچار اور مشاورت کے بعد مقررہ طریق کار کے تحت فنانس ڈیپارٹمنٹ کی باقاعدہ منظوری کے بعد فیلڈ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر شفٹ کی گئی ہیں تاکہ ان سینئر اور تجربہ کار افسران کی خدمات سے صوبہ بھر میں عوام کو جدید تشخیصی سہولیات کی فراہمی کے لئے کماحقہ استفادہ کیا جاسکے اور لاہور میں صرف ایک ادارہ کی چار دیواری میں افسران کے غیر ضروری اور بلاجواز ارتکاز کو کم کیا جاسکے۔

(و) جز ہائے کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالرؤف محکمہ کے سینئر ترین آفیسر ہیں جن کی اہلیت، قابلیت، دیانت و تجربہ مسلمہ ہے۔ ان کی بطور ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) کارکردگی بھی تسلی بخش ہے، انہوں نے اپنے ماتحت ادارہ جات کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لئے کئی اقدامات اٹھائے ہیں جن کے مثبت نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ مزید بر آں محکمہ نے صوبہ بھر میں اپنی فیلڈ سروسز مستقل بنیادوں پر پائیدار بہتری لانے اور صوبہ کے تمام اضلاع میں جدید و یکساں معیاری سہولیات بہم پہنچانے کے لئے پر عزم ہیں۔

ضلع راولپنڈی میں ویٹرنری مراکز سے متعلقہ تفصیلات

*8775: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال / مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں تعینات عملے کی تعداد علیحٰدہ علیحٰدہ مراکز اور ہسپتال کے حوالے سے فراہم کی جائے؟

(ج) ان اداروں میں روزانہ کتنے جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 13 ویٹرنری ہسپتال، 55 ڈسپنسریاں اور 74 ویٹرنری مراکز کام کر رہے ہیں۔ ان کے محل وقوع کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں تعینات عملے کی تعداد کی تفصیل۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں تقریباً 700 جانور روزانہ کی بنیاد پر علاج کے لئے لائے جاتے ہیں۔

ضلع راولپنڈی میں معذور بچوں کے لئے سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*8772: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں معذور بچوں کے لئے کتنے سکولز اور سنٹر ہیں؟

(ب) ان سکولز اور سنٹرز میں بچوں اور انسٹرکٹرز کی کتنی تعداد ہے؟

(ج) ان سکولز اور سنٹرز میں بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں کیا ہر ادارے کے پاس بچوں کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ خصوصی تعلیم کے زیرِ انتظام کل بارہ ادارے قائم ہیں جن کی تفصیل جز (ب) کے جواب میں درج ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں واقع محکمہ خصوصی تعلیم کے بارہ اداروں میں کل 1054 بچے زیر تعلیم ہیں اور 123 اساتذہ و انسٹرکٹرز ہیں ادارہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حکومتِ پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

1. پہلی جماعت سے میٹرک تک مفت تعلیم
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں دو مرتبہ)
4. 800 روپے ماہانہ وظیفہ۔
5. بریل کتب کی مفت فراہمی۔
6. خوراک کی مفت فراہمی۔ (ہوسٹل میں رہائش پذیر بچوں کے لئے)
7. فری میڈیکل چیک اپ و سماعت assessment کروانے کی سہولت
8. ذہنی معذور بچوں کے لئے speech therapy کی سہولت
9. ووکیشنل ٹریننگ ہم نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت

مزید برآں تمام اداروں میں گورنمنٹ کی طرف سے بسیں مہیا کی گئی ہیں جو بچوں کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرتی ہیں۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان میں ویٹرنری ہسپتال میں تعینات عملہ اور میڈیسن سے متعلقہ تفصیلات

*8951: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں شام / رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(د) تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام و عہدہ بتایا جائے؟

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان ویٹرنری ہسپتال میں میڈیسن کی مد میں 16-2015 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع جہلم میں کل 13 ویٹرنری ہسپتال اور 11 ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں۔ ان کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم کے تمام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں میں تعینات عملہ ایمرجنسی کی صورت میں جانوروں کو علاج معالجہ مہیا کرنے کا پابند ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ تاہم بیمار جانوروں کے علاج معالجہ کی خاطر محکمہ نے تحصیل کی سطح پر موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کی سہولت مہیا کر رکھی ہے جو کہ فارمر کی دہلیز پر ایسے جانوروں کا علاج کرتی ہے جو ہسپتال / ڈسپنسری تک نہیں پہنچ سکتے۔

(د) تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان کے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام و عہدہ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ لائیوسٹاک نے کسانوں کی سہولت کی خاطر تحصیل کی سطح پر موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کا اجراء کیا ہے تاکہ بروقت علاج معالجہ کی سہولیات ان کی دہلیز پر پہنچائی جا سکیں۔ علاوہ ازیں تمام ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں تعینات عملہ کو موٹر سائیکلیں فراہم کی گئی ہیں تاکہ کسانوں کے جانوروں کو فوری حفاظتی ٹیکہ جات اور علاج کی سہولت بہم پہنچائی جا سکے۔
محکمہ لائیوسٹاک ضلع جہلم کو مالی سال 16-2015 کے دوران ضلعی حکومت کی جانب سے میڈیسن کی خریداری کے لئے 28 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔ اس کے علاوہ صوبائی محکمہ کی

جانب سے بھی ادویات مہیا کی گئیں۔ یہ ادویات ہر ہسپتال / ڈسپنسری کے حلقہ میں موجود جانوروں کی تعداد کو مد نظر رکھ کر تقسیم کی گئیں۔

ضلع گجرات میں محکمہ کے ہسپتالوں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9001: میاں طارق محمود : کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ امور پرورش حیوانات کے کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے موبائل یونٹ ہیں اور ان کا ایریا کیا کیا ہے؟

(د) اس ضلع کا محکمہ ہذا کا سال 17-2016 کا بجٹ کتنا ہے اور اس میں کتنا ترقیاتی کاموں کے لئے مختص ہے؟

(ہ) اس وقت اس ضلع میں جن ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تعمیر جاری ہے ان کے نام تخمینہ لاگت اور کتنا کام موقع پر ہوا، کتنا بقایا ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) اس وقت ضلع گجرات میں محکمہ امور پرورش حیوانات میں کل 240 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں 14 ویٹرنری ہسپتال اور 59 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں اس وقت مندرجہ ذیل جگہوں پر چار موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

1۔ تحصیل گجرات 2۔ تحصیل کھاریاں

3۔ تحصیل سرائے عالمگیر 4۔ جلالپور جٹاں کے ارد گرد کا علاقہ۔

(د) ضلع گجرات محکمہ ہذا کا سال 17-2016 کل بجٹ 51.201 ملین روپے ہے جو کہ روزمرہ کے معمولات چلانے کے لئے ہے۔ ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز صوبائی محکمہ لائیوسٹاک کے بجٹ میں شامل ہوتے ہیں۔

(ہ) اس وقت ضلع گجرات میں مندرجہ ذیل ویٹرنری ہسپتال کا کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

1. ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ کا کام اپنی معینہ مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔
2. ویٹرنری ہسپتال جگوہیڈ کا کام شروع ہے لیکن جنوری 2017 میں فنڈز جاری نہ ہونے کی وجہ سے کام جاری نہ رہ سکا۔ بقایا فنڈز 18-2017 کے بجٹ میں جاری کئے جائیں گے۔

نام ہسپتال	تخمینہ لاگت	خرچ	بقایا
ڈنگہ	30.00 ملین روپے	27.035 ملین روپے	2.65 ملین روپے
جگوہیڈ	25.522 ملین روپے	7.5 ملین روپے	18.022 ملین روپے

محکمہ لائیوسٹاک کی سکیم کٹا بچاؤ پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*9214: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک صوبہ میں کٹا بچاؤ پروگرام کے تحت بھینس کے لئے 6500 اور کٹا فربہ کرنے کے لئے 4000 روپیہ مالکان کو فراہم کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو سال 16-2015 اور سال 17-2016 کے دوران عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور اور ضلع سرگودھا میں محکمہ نے اس مد میں کتنی رقم فراہم کی نیز اس پروگرام کے شروع کرنے سے صوبہ میں ان جانوروں کی افزائش اور اس کے بچاؤ میں کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک مالکان کو رقم فراہم نہیں کی گئی ہے کیا محکمہ مالکان کو رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک صوبہ پنجاب میں کٹا بچاؤ پروگرام کے تحت نوزائیدہ کٹوں کے لئے مبلغ۔/6500 روپے اور کٹا فربہ کرنے کے لئے مبلغ۔/4000 روپے مالکان کو فراہم کرتا ہے۔ کٹا بچاؤ سکیم کے تحت صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں دو ہفتے تک کی عمر کے 33169 کٹا رجسٹر کر کے 120 دن کے بعد مطلوبہ وزن کے حصول پر بحساب ۔/6500 روپے فی کٹا بذریعہ چیک متعلقہ معزز نمائندہ کے ذریعے ہو چکی ہے۔ اب تک 31778 مویشی پال حضرات کو بذریعہ چیک رقم کی ادائیگی ہو چکی ہے اور ہر ضلع کا کوٹا بمطابق بھینسوں کی تعداد مخصوص کیا ہے۔ کٹا فربہ پروگرام میں اب تک ایک سال سے زائد عمر کے 24911 کٹے رجسٹر کر کے 90 دن کے بعد مطلوبہ وزن کے حصول پر 4000 روپے فی کٹا مالی معاونت بذریعہ چیک معزز نمائندہ علاقہ کے ذریعے مویشی پال حضرات کو ادائیگی کی جا چکی ہے۔ کٹا بچاؤ اور کٹا فربہ کرنے کے پروگرام کی تھرڈ پارٹی ویریفکیشن اور پراجیکٹ کے اثرات وثمرات کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 16-2015 اور سال 17-2016 کے دوران عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور اور ضلع سرگودھا میں محکمہ نے اس مد میں جو رقم فراہم کی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع	پروگرام	سال 16-2015 روپے	سال 17-2016 روپے
عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور	کٹا بچاؤ پروگرام	2,73,000	11,96,000
	کٹا فربہ کرنا	1,80,000	7,20,000
ضلع سرگودھا	کٹا بچاؤ پروگرام	13,00,000	46,21,500
	کٹا فربہ کرنا	7,72,000	1,90,000

(مویشی پال حضرات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

نتائج:

1. نر کٹوں کا بچاؤ اور ان سے گوشت کی پیداوار میں اضافہ۔
2. کٹوں کے ساتھ ساتھ بھینسوں کی تولیدی اور پیداواری صلاحیتوں میں اضافہ۔
3. مضر صحت ہارمون سے پاک دودھ کی پیداوار۔

4. کٹے پال حضرات کو کٹا فربہ کرنے کی طرف راغب کرنا تاکہ گوشت کی پیداوار میں اضافہ ممکن ہو۔
5. کٹے پال کسانوں کا مالی فائدہ۔
6. روزگار کی فراہمی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

کٹا کے مالکان کو متذکرہ پروگراموں کے دورانیہ میں معیاری وزن کے حصول پر رقم ادا کی جاتی ہے اور وہ مالکان جن کے جانور معینہ مدت میں وزن حاصل کر چکے ہیں اور رقم فراہم نہیں کی گئی ان کے لئے رقم کی ادائیگی کا عمل جاری ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9032: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خصوصی تعلیم کے زیرِ انتظام کل سات ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، اوکاڑہ۔
2. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی سلو لرنرز، اوکاڑہ۔
3. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر فار تھری Remaining Disabilities اوکاڑہ۔
4. گورنمنٹ گنج شکر سپیشل ایجوکیشن سنٹر، PHC,MCC,VHC اوکاڑہ۔
5. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، دیپال پور، اوکاڑہ۔
6. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، رینالہ خورد، اوکاڑہ۔
7. گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، بصیر پور، اوکاڑہ۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں قائم محکمہ خصوصی تعلیم کے ان سات اداروں میں کل 1094 بچے زیرِ تعلیم ہیں۔

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز کی کل 30 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچرز کیڈر کی کل 39 اسامیاں خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور عزیز بھٹی ٹاؤن میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*9151: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی سہولیات حکومت کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان اداروں کے ٹرانسپورٹ کے سال 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (چودھری محمد شفیق):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں محکمہ خصوصی تعلیم کے زیرِ انتظام صرف ایک ادارہ کام کر رہا ہے جس کا نام گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور ہے۔

(ب) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور میں کل 123 بچے زیرِ تعلیم ہیں۔

(ج) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور میں کل تین اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک اسامی (JSET) ٹیچنگ کیڈر کی ہے اور دو اسامیاں (سینئر کلرک، ڈرائنگ ماسٹر) نان ٹیچنگ کیڈر کی ہیں۔

اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے سفارشات موصول ہو چکی ہیں اور ان خالی اسامیوں پر تقرریوں کا عمل جاری ہے جس کو جلد مکمل کر لیا

جائے گا۔ مزید بر آں نان ٹیچنگ کیڈر میں، سینئر کلرک اور ڈرائنگ ماسٹر کی پوسٹ کے لئے بھی انٹرویو کا سلسلہ جاری ہے، جلد ہی ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور میں تمام مطلوبہ سہولیات حکومت کی جانب سے مفت مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور میں ٹرانسپورٹ کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹرانسپورٹ مرمت کی مد میں خرچ ہونے والی رقم برائے:

مالی سال 16-2015 — 84011/- روپے

پٹرول کی مد میں خرچ ہونے والی رقم برائے:

مالی سال 16-2015 — 436688/-

(و) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر عزیز بھٹی ٹاؤن، لاہور میں مندرجہ ذیل سہولیات معذور بچوں کو مفت فراہم کی جا رہی ہیں:

1. پہلی جماعت سے بی اے تک مفت تعلیم
2. مفت پک اینڈ ڈراپ
3. مفت یونیفارم (سال میں تین مرتبہ)
4. 800/- روپے ماہانہ وظیفہ۔
5. بریل کتب کی مفت فراہمی۔
6. خوراک کی مفت فراہمی۔
(ہوسٹل میں رہائش پذیر متاثرہ سماعت اور بصارت سے محروم بچوں کے لئے)
7. والدین کی راہنمائی کی سہولت
8. Speech therapy کی سہولت
9. نصابی سرگرمیاں اور کھیلوں کی سہولت

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ میں محکمہ لائیوسٹاک کے دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1817: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں محکمہ لائیو سٹاک کے کل کتنے دفاتر ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) چنیوٹ محکمہ لائیو سٹاک میں کن عہدوں کی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کیا حکومت ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت محکمہ لائیو سٹاک کے کل 51 دفاتر ہیں۔ ان کے محل و قوع کی تفصیل۔(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ لائیو سٹاک کے تحت عہدہ وار خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام خالی اسامی	سکیل	تعداد خالی اسامی	عرصہ خالی اسامی
1	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	1	19۔جون 2016
2	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	2	2009
3	ویٹرنری آفیسر	17	1	اپریل 2017
4	اسسٹنٹ	16	2	2009
5	سٹینوگرافر/کمپیوٹر آپریٹر	12	3	2009
6	جونیئر کلرک	11	1	2009
7	ڈرائیور	4	1	2009
8	نائب قاصد	1	3	2009
9	کیٹل اٹنڈنٹ	1	19	2009
10	چوکیدار	1	5	2009

اس وقت حکومت پنجاب کی طرف سے سکیل نمبر 1 تا 15 کی بھرتیوں پر پابندی ہے۔ جیسے ہی حکومت بھرتیوں پر پابندی اٹھائے گی ان اسامیوں پر قانون کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ

کی سکیم کے تحت جانوروں کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

1831: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا اور تحصیل راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت کتنے جانور تقسیم کئے گئے؟

(ب) مذکورہ جانور جن لوگوں میں تقسیم کئے گئے ان کے نام گاؤں یا شہر کا نام نیز جانوروں کی تعداد اور اقسام تفصیل کے ساتھ بیان کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب آصف سعید منیس):

(الف) لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف دی پنجاب نے صوبہ بھر میں بیوہ و غریب خواتین اور معذور خواتین میں مفت جانور تقسیم کرنے کی سکیم متعارف کروائیں۔"پنجاب میں غریب عورتوں کی غربت میں کمی کے لئے وہڑی / بھیڑ، بکری کی فراہمی" کی سکیم کے تحت جانور تقسیم کئے گئے ہیں اب تک تین مرحلوں میں12,927 جھوٹیاں، وہڑیاں اور 15076 بھیڑ، بکریاں دیہی غریب و بیوہ خواتین میں، جبکہ 1763 دودھ دینے والے انشورڈ جانور پنجاب بھر میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ امسال بڑے جانور (گائے / بھینس)6901 جبکہ چھوٹے (بھیڑ / بکری)9090 تقسیم کئے گئے۔

سیریل نمبر	سکیم کا نام	پنجاب میں جانوروں کی تقسیم	راولپنڈی میں جانوروں کی تقسیم	تحصیل راولپنڈی میں جانوروں کی تقسیم	تحصیل ٹیکسلا میں جانوروں کی تقسیم
1	پنجاب میں غریب عورتوں کی غربت میں کمی کے لئے وہڑی / بھیڑ، بکری کی فراہمی	12927(وہڑیاں)، 15,076(بھیڑ، بکریاں)	040 (جھوٹی300، وہڑی100)	130 (جھوٹی/وہڑی)	52 (جھوٹی/وہڑی)
2	ایکسیلریٹڈ اگزٹ سٹرٹیجی فار خدمت کارڈ بینیفشریز بذریعہ	1763(دودھیل جانور مع کٹڑا، بچھڑا)	19 (بھینس10، گائے9)	3 1منیر بیگم 2پروین بی بی 3ریحانہ بی بی	0

لائیوسٹاک ٹرانسفر	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تفصیل فارمر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. مذکورہ جانور جن لوگوں میں تقسیم کئے گئے ان کا مکمل ریکارڈ مرتب کیا گیا ہے مذکورہ فرد کا نام، تحصیل، مکمل پتا، موبائل نمبر، شناختی کارڈ، عمر، ملکیتی زمین اگر کوئی ہے، کمائی کا ذریعہ، علاقے کے ہیڈ ماسٹر اور لمبر دار سے تصدیق، قریب ترین ویٹرنری ہسپتال، ہسپتال میں تعینات ڈاکٹر کا نام اور دیئے گئے جانور کا ٹیگ نمبر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ جن حضرات کو یہ جانور دیئے گئے ان کی تفصیل ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام	موبائل نمبر	تحصیل ڈسٹرکٹ نام
1	یاسمین بی بی	0347-5499857	کلرسیداں ٹاؤن/راولپنڈی
2	غزل بی بی	03015447699	کلرسیداں ٹاؤن/راولپنڈی
3	کوثر پروین	03325059387	کلرسیداں ٹاؤن/راولپنڈی
4	شاہد پروین	03005590938	کلرسیداں ٹاؤن/راولپنڈی
5	نورین اختر	03405974590	کلرسیداں ٹاؤن/راولپنڈی
6	عذرا یاسمین	03165905729	مری ٹاؤن/راولپنڈی
7	تنویر بی بی	03049414098	مری ٹاؤن/راولپنڈی
8	زبیدہ بی بی	03438942885	کوٹلی ستیاں/راولپنڈی
9	زبینہ بی بی	03235591181	کوٹلی ستیاں/راولپنڈی
10	منیر بیگم	03105885604	راولپنڈی ٹاؤن/راولپنڈی
11	پروین بی بی	03485500478	راولپنڈی ٹاؤن/راولپنڈی
12	ریحان	03447540330	راولپنڈی ٹاؤن/راولپنڈی
13	شمیم	03335168924	گوجر خان/راولپنڈی
14	پروین اختر	03009757634	گوجر خان/راولپنڈی
15	نازیہ جبین	03228104229	کہوٹہ ٹاؤن/راولپنڈی
16	نورین کوثر	03438870012	کہوٹہ ٹاؤن/راولپنڈی
17	نسیم اختر	03105837488	کہوٹہ ٹاؤن/راولپنڈی
18	زینم خاتون	03458868770	کہوٹہ ٹاؤن/راولپنڈی
19	ذخیرہ بی بی	03065438448	کہوٹہ ٹاؤن/راولپنڈی

ریکارڈ کو الیکٹرانک مواصلاتی نظام کو بروئے کار لاتے ہوئے محفوظ کیا گیا ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام جانوروں کی جیو ٹیگنگ کی گئی

ہے تفصیل (Annex-C)۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام ریکارڈ کی سوفٹ کاپی ایک سی ڈی میں ڈال دی گئی ہے۔ جس میں (1) بینیفشریز کی ڈیٹیل (2) جیو ٹیگنگ (3) سسٹم کی اپ لوڈنگ (4) ڈسٹری بیوشنز کی تصویریں اور ویڈیو شامل ہے۔

2. تقسیم کئے گئے جانوروں میں نیلی راوی بھینس، ساہیوال، چولستانی اور کراس نسل کی گائے شامل ہیں۔

نوٹ: محکمہ ان بینیفشریز کو مفت ویکسینیشن، کرم کش ادویات، چیچڑوں کے تدارک کے لئے سپرے اور بیماری کی صورت میں فوری علاج کی سہولت بھی مہیا کر رہا ہے نیز جانوروں کی تقسیم کے موقع پر مفت پانچ عدد ونڈے کے تھیلے، چالیس کلو گرام نمک، چار پیکٹ منرل مکسچر اور دو بوریاں ملاسز بلاک بھی فراہم کیا گیا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب حاجی ملک عمر فاروق مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017،
مسودہ قانون (ترمیم) نادار اور بے سہارا بچے پنجاب 2017
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Police Order (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 15 of 2017)
2. The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 17 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، چودھری صاحب!

تحاریک استحقاق نمبر 31/2014، 19/2015، 18,32,33/2016 اور 4,5/2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 31 بابت 2014، 19 بابت 2015، 32, 18 اور 33 بابت 2016، 4,5 بابت 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر نجمہ افضل خان مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017، مسودہ قانون میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 اور مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Rawalpindi Medical University Bill 2017 (Bill No. 12 of 2017)
2. The Faisalabad Medical University Bill 2017 (Bill No. 13 of 2017)

3. The Nishtar Medical University Bill 2017 (Bill No. 14 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی،اب چودھری محمد اقبال، تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں، میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر12/2013، 20/2014، 20/2015، 18، 14، 5، 2016/39، 38، 35، 20اور2017/6، 3، 2کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

تحاریک استحقاق نمبر12 بابت 2013، 20 بابت سال2014، 5,14,18,20 بابت سال2015، 20,35,38,39 بابت سال2016، 2,3,6 بابت سال2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

تحاریک استحقاق نمبر12 بابت 2013، 20 بابت سال2014، 5,14,18,20 بابت سال2015، 20,35,38,39 بابت سال2016، 2,3,6 بابت سال2017 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت 2013، 20 بابت سال 2014، 5,14,18,20 بابت سال 2015، 20,35,38,39 بابت سال 2016، 2,3,6 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، سردار بہادر خان میکن، مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، سردار صاحب!

نشان زدہ سوال نمبر 7862 اور قرارداد نمبر 238، 276 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار بہادر خان میکن: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 7862 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)
2. Resolution No. 238 moved by Ch. Aamir Sultan Cheema, MPA (PP-32) and Resolution No. 276 moved by Mr. Ahmed Khan Bhacher, MPA (PP-45)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری صاحب!

مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017، تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 7677، 3539، 7681، 4980، 7169 اور 2588 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

1. The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No. 18 of 2017)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
3. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)
5. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)
6. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
7. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)
8. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No. 18 of 2017)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
3. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)
5. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)
6. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
7. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)

8. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No. 18 of 2017)
2. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
3. Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
4. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA(PP-222)
5. Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)
6. Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
7. Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)
8. Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب خرم شہزاد مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Stared Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA, PP-222

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Stared Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA, PP-222

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Stared Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA, PP-222

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

این اے۔120 لاہور کے ضمنی الیکشن سے قبل سرکاری افسران، وزراء اور سرکاری وسائل کا استعمال

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ این اے۔120 میں ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں اور وہاں پر الیکشن کمیشن کا جو code of conduct ہے اس کی مسلسل صریحاً خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ دو سیکرٹریز عطا تارڑ اور ساجد ظفر ڈال سیکرٹری ٹو وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان میں سے ایک implementation اور دوسرے coordination کے ہیں۔ یہ 24 گھنٹے چیف منسٹر کے آفس میں بیٹھتے ہیں۔ ان کو جو ہدایات ملتی ہیں وہ ان پر عملدرآمد کروار ہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم یہاں لاہور میں تین دن ٹھہرے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کے دفاتر اور مختلف گھروں میں بیٹھ کر کشمیری ووٹروں کو متاثر کرتے رہے ہیں اور مسلم لیگ (ن) کی جیت کے لئے راستہ ہموار کرتے رہے ہیں۔ یہ بات سب سے بڑی ہے کہ بار بار توجہ کے باوجود وزراء کی فوج ظفر موج اس حلقہ کے اندر گھسی ہوئی ہے۔ ایل ڈی اے، واسا، پی ایچ اے، سوئی گیس اور واپڈا کی طرف سے اربوں روپے کے فنڈز لگائے جارہے ہیں یعنی ایک حلقہ جہاں سے یہ تین دفعہ وزیر اعظم رہے ہیں وہاں انہیں ان دنوں کام کرنا یاد آیا ہے۔ اس پر ایک اور ظلم یہ ہے کہ اس حلقہ میں جو پٹھان آبادیاں جیسے شفیق آباد اور دیگر کچی آبادیاں جہاں پٹھان لوگ اکثریت میں رہتے ہیں ان کے شناختی کارڈ کا اجراء روک دیا گیا ہے اور پچھلے دو ماہ سے ان کا کوئی شناختی کارڈ نہیں بن رہا۔

جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ code of conduct پر عمل کرنا چاہئے اور خدا کے لئے ہمیں کچھ نئی روایات کو جنم دینا چاہئے۔ یہاں پر الیکشن کمیشن بار بار نوٹسز دے رہا ہے اور بار بار محکموں کو نوٹسز دے رہا ہے۔ ہم ان کو جا کر ویڈیو پیش کر رہے ہیں کہ کس طرح سے راتوں رات وہاں پر وعدہ ہوتا ہے اور صبح کارپٹڈ سڑک بن رہی ہوتی ہے۔ وہاں پر FWO کے ٹرک بجری

لے کر پہنچے ہوتے ہیں۔ اسی طرح راتوں رات وعدہ ہوتا ہے اور صبح سیوریج کی نئی لائن پڑ رہی ہوتی ہے، راتوں رات وعدہ ہوتا ہے اور دو سوٹرانسفارمرز لیسکو کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران چھ ہزار نوکریاں مختلف محکموں کی بانٹی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات pre pole rigging کے ضمن میں آتی ہے۔ یہ صرف میں نہیں کہہ رہا بلکہ پیپلز پارٹی کے لوگ اور باقی پولیٹیکل پارٹیوں کے لوگ بھی کہہ رہے ہیں۔ اس پر ساری جماعتیں احتجاج کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کہتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب کے وسائل استعمال ہو رہے ہیں اور گورنمنٹ کے افسران جو ان ہدایات پر عمل کر رہے ہیں کہ ان کے منہ سے حکم نکلے اور صبح اس پر عمل ہو جائے تو اس سلسلے کو روکا جائے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ pre pole rigging کی بدترین مثال ہے جس کو وہاں پر دہرایا جارہا ہے۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے pre pole rigging نامنظور کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے pre pole rigging نامنظور کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کی بات غور سے سنی گئی ہے۔ اب آپ جواب بھی غور سے سنیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! این اے۔120 میں پاکستان پیپلز پارٹی بھی میدان میں ہے۔ اگر پی ٹی آئی بات کر سکتی ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی کو بھی بولنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ الیکشن ایسے نہیں لڑا جاتا کہ ڈویلپمنٹ بجٹ لگایا جائے، وزیروں کی فوج ظفر موج وہاں ہو، پنجاب کی نوکر شاہی وہاں موجود ہو، راتوں رات سڑکیں بن رہی ہوں، راتوں رات گیس جا رہی ہو اور راتوں رات نوکریاں دی جا رہی ہوں تو اسے الیکشن نہیں کہا جاتا۔ اگر ان کو اپنی چار سالہ کارکردگی پر یا تیس سالہ کارکردگی پر مان ہے تو پھر یہ چیزیں مت کرتے۔ یہ میدان میں کھل کر آتے۔

جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی اس rigging کی مذمت کرتی ہے کیونکہ یہ الیکشن کبھی شفاف نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I have a lot of respects specially for میاں محمود الرشید لیکن انہوں نے جو بات فرمائی ہے اور دو لوگوں کا نام لیا ہے۔ یہ totally unfound allegation ہے۔ گورنمنٹ کا کوئی آفیسر یا چیف منسٹر آفس کا آفیسر این اے۔120 میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! پیپلز پارٹی والے بھائی نے جو بات کی ہے تو پچھلی دفعہ بھی انہوں نے اپنا بندہ کھڑا کیا تھا تو اس نے اس حلقہ سے 1400 ووٹ لئے تھے اور ہم وہاں سے پچاس ہزار سے زائد ووٹوں سے جیتے تھے۔ اب بھی یہ وہاں سے بلا مقابلہ ہار رہے ہیں اس لئے ان کو اپنی شکست نظر آ رہی ہے۔ جن لوگوں نے کسی شادی پر یا کسی خوشی پر پیسے نہ دینے ہوں تو وہ ایک مہینہ پہلے کہنا شروع ہو جاتے ہیں کہ ہم ان سے لڑے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بالکل بے بنیاد پراپیگنڈہ ہے وہاں نہ کوئی نوکری کی بات ہے اگر ہے تو Election Commission is competent authority میاں محمود الرشید اور سردار صاحب نے جو allegations لگائے ہیں یہ totally fictitious ہیں۔ اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہاں جو ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے کہ وہاں سڑکیں بن رہی ہیں۔ وہ ویڈیوز اگر لا کر دے دی جائیں اور این اے۔120 کے رہائشیوں کو جو ملازمتیں ملی ہیں ان کے appointment letters لا کر دے دوں تو پھر کیا یہ اعتراف کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے pre pole rigging نامنظور کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: ایسا نہ کریں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ شور و غل محض اس وجہ سے ہے کہ چند دن پہلے انہوں نے ایک جلسی کی ہے جس میں اڑھائی یا تین ہزار بندے تھے۔ اس ناکامی کو دیکھ کر یہ رونا رو رہے ہیں otherwise ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ان کو اپنی واضح شکست وہاں پر نظر آ رہی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے این اے۔122 میں دیکھ لیا تھا۔ انہوں نے آدھی سیٹ گنوائی تھی۔ انہوں نے جس طرح سے ڈیڑھ ہزار ووٹ پورے کئے تو اسے پوری دنیا نے دیکھا ہوا ہے، سپیکر قومی اسمبلی کے حلقے کا الیکشن کیسے ہوا تھا۔ اس الیکشن میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ساری سرکاری مداخلت ختم کر دیں تو ان کو پتا چل جائے گا کہ ضمنی الیکشن کیا ہوتا ہے؟ یہاں مریم بی بی جتنے مرضی ہاتھ لہرا لیں۔ یہاں ووٹرز یہ سمجھ رہے ہیں کہ پچھلے 30 سال سے وہ محرومیوں کا شکار ہیں، وہ گندا پانی پی رہے ہیں، وہاں بجلی نہیں ہے، وہاں پر سڑکیں نہیں ہیں اب بن رہی ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ثبوت دیتا ہوں۔ میں آڈیو اور ویڈیو لا کر آپ کو دکھا دوں کہ فلاں فلاں سڑکیں بن رہی ہیں تو پھر ان کو پوچھیں کہ کیا یہ الزام ہے۔ میں ثبوت آپ کو لا کر دے دیتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ اندر کا خوف ہے جو ہارنے سے پہلے ہوتا ہے اس لئے ان کو اندر کا خوف نظر آ رہا ہے اور میاں صاحب اس حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ بلا مقابلہ الیکشن ہار چکے ہیں اور انشاء اللہ وہاں سے شیر جیتے گا۔ ان کو شیر سے خوف آ رہا ہے، یہ شیر سے ڈر رہے ہیں اور یہ اندر کے خوف کا ڈر بیان کر رہے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"گلی گلی میں شور ہے، پورا ٹبّر چور ہے" کی نعرے بازی)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! [********] داتا کی نگری میں رہنے والے نواز شریف کو لیڈر مانتے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ ان کے بعد جواب دیجئے گا۔ یہاں جو نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ کو ختم کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ اس ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں، مجھے امید ہے کہ ساری اسمبلی اس کو seriously take up کرے گی کیونکہ یہ عوام کی اسمبلی ہے اور ہم سب ممبران جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اپنے حلقے کے لوگوں کی یہاں نمائندگی کرتے ہیں اور ان کے حقوق کے لئے جنگ کرتے ہیں جو محرومیت کا شکار ہیں۔ ہمارے اس صوبے کے اندر پچھلے کچھ سالوں سے بوٹی مافیا کا بڑا راج تھا جس کی بناء پر 1998 کے اندر MCAT and ECAT یعنی میڈیکل و انجینئرنگ کے داخلہ ٹیسٹ کا اعلان کیا گیا۔ پنجاب کے اندر 9 تعلیمی بورڈ ہیں اور ان کی بنیاد پر بچوں سے امتحان لئے جاتے ہیں۔ غریب آدمی کا بچہ اگر ڈیرہ غازی خان میں بیٹھا ہوا ہے اور بہت اچھے نمبر لے لیتا ہے تو میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اکثر مواقع پر یہ بات کی ہے جو ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ہم نے پنجاب کے اندر بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر گورنمنٹ اس بات کو claim کرتی ہے کہ ہم نے بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے تو غریب آدمی جس کی بچی یا بچہ 1100 میں سے 1050 نمبر لے لیتا ہے تو اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ڈیرہ غازی خان سے اٹھے اور ملتان

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں آکر اپنے بچے کو پڑھائے یا کسی بھی شہر سے اٹھ کر کسی دوسرے شہر میں جا کر اپنے بچے کو پڑھائے تو اس اکیڈمی مافیا نے غریب آدمی کو اس کی خواہشات یا مستقبل سے محروم کر دیا ہے۔ جس آدمی کے پاس

پیسے ہیں وہ اپنے بچے کو شاید ٹیسٹ بھی دلا سکتا ہے لیکن غریب لوگ اپنے بچوں کی پڑھائی کے لئے سود پر پیسے اٹھا کر شہروں میں آ کر کرائے پر رہتے ہیں اور اس کے مطابق پڑھائی کراتے ہیں۔ یہ کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔ ہم یہاں سڑکیں، پُل، میٹرو اور اورنج لائن ٹرین بنانے کی بات کرتے ہیں لیکن جس نے قوم بنانی ہے وہ آپ کے یہ تعلیمی ادارے ہیں۔ اگر آپ کی حکومت claim کر رہی ہے کہ ہم نے بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے تو پھر اُن بچوں کے ساتھ کیوں زیادتی ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہاں پر اکیڈمیوں کا مافیا ہے اور ایک ایک اکیڈمی تین مہینے میں 2،2۔ ارب روپیہ کما رہی ہے۔ 65 ہزار بچہ ٹیسٹ کے لئے apply کرتا ہے جن میں سے 3400 بچہ سرکاری میڈیکل یونیورسٹیوں کے اندر داخلہ لے سکتا ہے اور 3200 یا 3400 کے قریب ہی پرائیویٹ میڈیکل یونیورسٹیوں میں داخلہ لے سکتا ہے لیکن تقریباً 60 ہزار بچوں کی فیس کہاں جا رہی ہے؟ یہ اُن لوگوں کی فیس ہے جو بڑے مشکل حالات میں اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ جن لوگوں کے بچوں نے سرکاری سکولوں کے ٹاٹوں یا زمین پر بیٹھ کر نمبر لے لئے تو اُس کا کیا قصور ہے کہ اُس کے پاس پیسے نہیں ہیں؟ آپ claim کر رہے ہیں کہ ہم نے بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا جس پر ہم آپ کو appreciate کرتے ہیں لیکن یہاں جو ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے کہ حکومت کے اندر بیٹھے ہوئے بندے نے اکیڈمی مافیا سے پچھلے سال 18 کروڑ روپے اور اس سال دس کروڑ روپیہ لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس سے پہلے ایک کمیٹی بنائی جس کی سفارش یہ تھی کہ MCAT and ECAT کا جو ٹیسٹ ہے اس کو ختم کیا جائے لیکن اس سفارش پر انہوں نے sign نہیں ہونے دیئے۔ آپ یہ بھی claim کرتے ہیں کہ ہم نے انڈوومنٹ فنڈ بنا دیا، ہم لیپ ٹاپ اور سب کچھ دے رہے ہیں لیکن کتنی دیر تک غریب عوام کا بچہ پیچھے رہ جائے گا حالانکہ جس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اُس طرف آپ توجہ نہیں کر رہے۔ آپ کب تک ان کا اس طرح سے خون چوستے اور دیکھتے رہیں گے؟ اگر آپ نے بوٹی مافیا کو ختم کر دیا ہے تو میں اس پر appreciate کرتا ہوں لیکن دنیا میں کس جگہ پر دو ٹیسٹ ہوتے ہیں؟ ایک بچے نے بارہ سال محنت کی ہوتی ہے جس کی 12 سال کی محنت 50 فیصد اور اڑھائی گھنٹے کا ٹیسٹ 50 فیصد ہوتا ہے تو کیا یہ ناانصافی نہیں ہے لہٰذا اس مذاق کو ختم کر دیں؟ حکومت میں بیٹھے ہوئے اُس شخص کو کتنے پیسے چاہئیں؟ (شور و غل)

معزز ممبران: جناب سپیکر! اس کا نام بھی لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نام لیں گے تو بڑی مرچیں لگیں گی۔ اگر نام لے لیا تو آپ میں یہ جرأت نہیں ہو گی کہ آپ اس کو ختم کر دیں۔ میں آخر پر نام بھی لے لیتا ہوں لیکن مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ میری آپ سے humble اور ہاتھ جوڑ کے request ہے کہ یہ میرا مسئلہ نہیں بلکہ ایک عام اور غریب آدمی کا مسئلہ ہے۔ جو بچہ نمبر لے لیتا ہے اور میڈیکل یا انجینئرنگ میں نہیں جا سکتا تو پھر وہ خود کشی کرے گا یا پھر مجھے بتائیں کہ وہ اور کیا کرے گا؟ اس کے باپ کے پاس اتنے resources نہیں ہیں کہ وہ کسی پرائیویٹ اکیڈمی میں پڑھا سکے۔ پرائیویٹ اکیڈمی کے اندر وہ بچہ بھی appear ہو رہا ہے جس نے 600/500 نمبر لئے ہوتے ہیں اور جس نے 1050 یا اس سے زیادہ نمبر لئے ہوتے ہیں وہ بھی اکیڈمی میں جا رہا ہے، آخر میرٹ بھی کوئی چیز ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ براہِ مہربانی ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی constitute کی جائے جس میں متعلقہ منسٹر صاحب ہوں، سٹیک ہولڈر اور اکیڈمی مافیا کو بھی بلا لیں، گورنمنٹ کی طرف سے دو تین ممبران شامل کئے جائیں تاکہ ہم نمائندگان کی آواز پہنچے اور اس کے علاوہ میری یہ بھی request ہو گی کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی دو ممبران شامل کئے جائیں تاکہ ہم وہاں پر اپنا مدعا بیان کر سکیں۔ مزید برآں اس کمیٹی کو time limit کیا جائے کہ ایک مہینے کے اندر وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے دنوں جس اکیڈمی سے پیپر out ہونے کی بات آئی ہے، اُس کو کون run کر رہا ہے حکومت کے اندر بیٹھے ہوئے کسی بندے کو جرأت نہیں ہوئی کیونکہ سب ڈر گئے ہیں۔ اس کی ویب سائٹ پر جا کر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ کون بندہ اس اکیڈمی کو چلا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میرا یا آپ کا ذاتی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے، ہم تمام دوستوں کا معاملہ ہے اور تمام ممبران کے حلقے میں رہنے والے غریبوں کا معاملہ ہے لٰہذا میری یہ request ہے کہ ان اکیڈمی مافیا سے ہمیں نجات دلانے کے لئے کمیٹی constitute کی جائے جس کی ایک مہینے کے اندر رپورٹ آئے تاکہ ہم اس پر کوئی رائے دے سکیں۔ آپ نے جو بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے تو well done جس پر ہم آپ کو appreciate کر دیتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے لیکن اس کے بعد پھر آپ یہ کر رہے ہیں تو جس کو یہ پیسے جا رہے ہیں اس کے لئے سارا کچھ ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی تو میرا کام باقی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میاں محمد اسلم اقبال نے خاص طور پر جو بات بوٹی مافیا ختم کرنے والی کی ہے تو میں اسے appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ یہ اسی صوبے میں ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ایسے بچوں کو جنہوں نے پوزیشنیں لیں اور وہ خود بے چارے تنور پر روٹیاں لگاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم اسی صوبے کی بات نہیں کر رہے ہیں۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جنہوں نے ٹاپ کیا ہے تو انہیں وہ سلامی دلوائی ہے جو سٹیٹ کے head لیتے ہیں تو وزیر اعلیٰ نے میرٹ پر اور خاص طور پر بوٹی مافیا کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے اور اس کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں میاں محمد اسلم اقبال کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہیں کیونکہ یہ آپ کی صوابدید ہے کہ اے سی ایس کی سربراہی میں یا منسٹر ایجوکیشن کی سربراہی میں ان کے بھی دو ممبران لے لیں اور جو سٹیک ہولڈرز ہیں، اگر آپ کمیٹی بنانا چاہیں تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں لیکن جس حد تک جو پہلی بات ہے کہ بوٹی مافیا کا کلچر بھی ختم ہے اور میرٹ پر سارے داخلے ہو رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید) جناب سپیکر! جو معاملہ discuss ہو رہا ہے تو ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی میں کوالٹی ایجوکیشن کے حوالے سے motion چل رہی ہے اور وہاں پر بھی یہ معاملہ زیر بحث ہے جہاں پر پہلے ہی اس پر debate ہو رہی ہے تو اگر اس کمیٹی میں اس معاملے کو add کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ٹھیک رہے گا۔

جناب سپیکر: کون سی کمیٹی میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید) جناب سپیکر! قائمہ کمیٹی برائے ایجوکیشن میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کمیٹی میں ممبر ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کوالٹی ایجوکیشن کی بات، جو امجد صاحب فرما رہے ہیں تو میرے معزز ممبر میری گزارش سنیں کہ میری عرض ہے کہ آپ اس مسئلے کو دوسرے angle سے دیکھیں۔ میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ دنیا میں کہیں بھی ایک سلیبس کے دو امتحان نہیں ہوا کرتے لیکن آپ کا واحد صوبہ ہے جہاں یہ رائج ہے۔ جب آپ نے یہ رائج کیا تھا تو شاید اس وقت اس کی ضرورت ہو گی لیکن اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بات مجھے بتائیں کہ کیا آپ کے سرکاری سکولوں میں اس ٹیسٹ کی تیاری کروائی جاتی ہے؟ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کسی ایک سکول میں آپ more than 55 ہزار سکول چلا رہے ہیں تو کسی ایک سکول میں ایم کیڈ یا ای کیڈ کی کوئی کلاس کروائی جاتی ہے؟ کسی ایک سکول کا بتا دیں تو میں اپنی یہ چیز واپس لے لیتا ہوں اور ختم ہو گئی بات۔

جناب سپیکر 55 ہزار سکولوں میں سے کسی ایک سکول میں اگر اس کی تیاری کروائی جاتی ہے تو میں خاموشی سے بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ ساری چیزیں تو کمیٹی ہی دیکھے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے کمیٹی constitute کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کمیٹی بنا دیں جو اے سی ایس صاحب، اس کے بعد منسٹر صاحب، اس کے بعد سٹیک ہولڈرز، اس کے بعد گورنمنٹ کے ممبران اور اس کے بعد اپوزیشن کے ممبران پر مشتمل ہو تاکہ ہم اپنی بات وہاں پر logic کے ساتھ کریں۔ وہاں پر اکیڈمی مافیا ہمیں convince کر لے یا پبلک نمائندے ہونے کے ناتے ہم انہیں convince کر لیں گے۔ ہمیں level playing field دیں تاکہ ہم عام لوگوں کی بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے request کی ہے اور humble submission کی ہے اور ہماری unanimously بات ہوئی ہے کہ اگر کمیٹی تشکیل بھی ہو جاتی ہے اور اس میں اکیڈمی والے سٹیک ہولڈرز کو بھی لیا جائے، اپوزیشن کے ممبران بھی لئے جائیں۔ اگر یہ ہوتا ہے تو than make colour it will not less تو جو لوگوں کی حد تک concern ایجوکیشن کا معاملہ ہے تو بہت سارے لوگ afford نہیں کر سکتے۔ اگر یہ کمیٹی بن جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے جو توجہ دلائی ہے تو اس سے ملتی جلتی تحریک التوائے کار سردار شہاب الدین خان کی طرف سے بھی ہے۔ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں انہوں نے آپ سے اجازت لی تھی کہ اس تحریک کو آؤٹ آف ٹرن لیا جائے تو وہ اسی موضوع کے اوپر تھی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ تحریک التوائے کار آؤٹ آف ٹرن ابھی پڑھ لیتے ہیں تو اس معاملے کے اوپر جو تجویز آ رہی ہے وہ آپ کر دیں کیونکہ یہ بڑی discrimination ہے کہ ہم شہر کے جو لوگ ہیں تو انہیں اکیڈمی مل جاتی ہے لیکن بعض پنجاب کے دیہی شہروں کے بچے اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ابھی اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں۔ آپ تشریف رکھیں کیونکہ ابھی تحاریک استحقاق بھی آنی ہیں اور پھر اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہیں اور پھر اس کے بعد تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہو گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ایک بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن جن میں بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان کی بات کر رہا ہوں۔ اگر آپ جنوبی پنجاب کی بات نہیں سننا چاہتے تو میں اس ایوان میں بیٹھنا ہی پسند نہیں کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: یہاں پر سارے پنجاب کی بات ہوتی ہے اور میں سب کی بات سنتا ہوں۔ آپ ایسے نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایم کیٹ کے امتحان میں جنوبی پنجاب کے صرف پانچ طلباء نے ٹیسٹ پاس کیا ہے اور وہ بھی لاہور میں رہ کر کیا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! کیا میں بولا ہوں کہ آپ کی بات نہیں سن رہا، آپ کیا کر رہے ہیں؟ عجیب بات ہے۔ جب آپ کا وقت آئے گا تو میں آپ کو وقت دوں گا۔ اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، امجد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ گوش گزار کر رہا تھا کہ جو میاں صاحب نے بات کی ہے تو پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ بات دو حوالوں سے قائمہ کمیٹی میں pending ہے۔ اس سے ملتی جلتی تحریک التوائے کار ایک مارکنگ سسٹم سے ہے جس میں بھی یہی حصہ تھا اور اس میں کوالٹی آف ایجوکیشن بھی تھا۔ چونکہ اس کمیٹی میں اپوزیشن کے ممبران بھی موجود ہیں تو وہ ایک ایسا فورم ہے جہاں پر بیٹھ کر بات کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اے سی ایس یا متعلقہ سٹیک

ہولڈرز کو وہاں بلا کر بات ہو جاتی ہے تو وہ ایک مستقل اور مناسب فورم موجود ہے جہاں پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں اپوزیشن کے کون سے ممبر ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو معاملہ پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے pending ہے، امجد صاحب آپ اس کمیٹی کی بات نہ کریں۔ میں تو اپنی ذات کے لئے بات نہیں کر رہا بلکہ آپ لوگوں کی بات کر رہا ہوں۔ یہ آپ کو کرنی چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو معزز ممبر جناب امجد علی جاوید نے فرمایا ہے وہ اپنی حد تک بات درست ہے لیکن unheard ہم کسی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے اس لئے سٹیک ہولڈرز اور باقی جو ادارے ہیں جنہوں نے عملدرآمد کروانا ہے، ان کو اس میں لا کر اسے time limit کر دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا دیں، اے سی ایس کی سربراہی میں کر دیں جو ایک مہینے میں رپورٹ دے کیونکہ ایک مہینے کا وقت بہت ہوتا ہے تاکہ آنے والے کام سے ہم بچ جائیں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید! آپ کل زحمت کر کے مجھے اپنی کمیٹی کی اب تک کی رپورٹ سے آگاہ کریں۔ میں اسمبلی سے بھی رپورٹ منگواتا ہوں۔ کل مجھے دکھائیں اور اگر مجھے کل نئی کمیٹی بنانی پڑی تو میں نئی کمیٹی بھی بنا سکتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! اس حوالے سے اس کمیٹی میں proposals آئی ہوئی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مہربانی کریں کیونکہ دونوں طرف سے اور منسٹر صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ کمیٹی بنا دیں۔ قائمہ کمیٹی میں تو یہ معاملہ پچھلے ڈیڑھ سال سے پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں ضرورت محسوس کروں گا یقیناً کمیٹی بناؤں گا۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو یقیناً کمیٹی بناؤں گا۔ کل آپ مجھ سے میٹنگ کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی جو اضطراب عوام میں پایا جارہا ہے اور آپ کو یاد ہے کہ بچوں نے ٹیسٹ دیا، اخبارات میں آیا کہ کسی اکیڈمی نے انٹرنیٹ کے اوپر ٹیسٹ بتا دیا یا اپنی ویب سائٹ کے اوپر دیکھو یہ والا پیپر آگیا تو اس اکیڈمی نے لوگوں کو اپنی طرف attract کرنے کے لئے یہ سارا کچھ کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی طرف جائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ جو ایک بڑی اکیڈمی ہے، جو اکیڈمی مافیا کو lead کرتی ہے اس کی انکم تین مہینے کی 2۔ارب روپے ہے۔ تین مہینے کی انکم 2۔ارب روپے ہے تو یہ کون سا کاروبار ہے؟ یا تو آپ حکومت کے سرکاری سکولوں کے اندر اس ٹیسٹ کا اجراء کر دیں تو ہم اسے withdraw کرتے ہیں اور بات ختم ہوگئی۔ جب آپ نے سارا کچھ ہی ان کے حوالے کر دیا، ہمارے بچوں کا مستقبل ان کے حوالے کر دیا۔ جو بچی 1050 نمبر لیتی ہے اور اس کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہ اس ٹیسٹ میں فیس دے کر بیٹھ سکے تو اس کا باپ کیا کرے گا؟ یہ اتنا بڑا فورم ہے تو آپ کمیٹی بنا دیں جسے ایک ماہ میں رپورٹ پیش کرنے کا کہا جائے۔

جناب سپیکر! میں کون سا یہ کہہ رہا ہوں کہ سٹیک ہولڈرز کو شامل نہ کیا جائے۔ مہربانی کر دیں کیونکہ یہ عوامی معاملہ ہے اس میں آپ کی حکومت کی کوئی ہار ہے اور نہ کوئی ہماری جیت ہے؟ سارا ایوان اس پوائنٹ پر اکٹھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کرتے ہیں۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کانجی رام صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں پہلے میں ان کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سنوں گا۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر!۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر
6 بج کر 47 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، جناب کانجی رام صاحب! آپ بات کر رہے تھے۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزارت انسانی حقوق واقلیتی امور کی طرف سے ایک سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی ہے اس کو تقریباً ایک سال ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون سی سمری؟

مسلم طلباء کی طرح غیر مسلم طلباء
کو بھی دینی تعلیم پر اضافی بیس نمبر دینے کا مطالبہ

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! اس سمری کا متن یہ ہے کہ جس طرح ہمارے مسلم سٹوڈنٹس کو حافظ قرآن کے 20 نمبر الاٹ کئے جاتے ہیں تو اسی طرح جو ہمارے غیر مسلم بچے ہیں ان کو اپنی دینی تعلیم پر 20 نمبر الاٹ کئے جائیں۔ اس سمری کو تقریباً ایک سال ہو چکا ہے۔ آج منسٹر صاحب بھی موجود ہیں تو کیا بتایا جا سکتا ہے کہ اس سمری کو کب تک approve کیا جائے گا؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہماری اپوزیشن اور ہماری ٹریژری بنچوں کے سب ممبران نے بھی اس پر دستخط کئے تھے۔ آئین کے آرٹیکل 25 کے مطابق بغیر کسی gender کے all citizens are equal، اس issue پر سمری گئی ہوئی ہے لہٰذا میں اس پر ساری معلومات لے کر بدھ یعنی پرسوں جواب دے سکتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے M.CAT پر کمیٹی بنانی ہے---

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سے principally agree کرتا ہوں لیکن میں کمیٹی کے ممبران کل بتاؤں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری اس تحریک کو بھی اس کا حصہ بنا دیا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے دوبارہ فرما دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: میں کل کمیٹی کے بارے میں بتاؤں گا۔ آج ابھی توجہ دلاؤ نوٹس ہیں چونکہ لاء منسٹر صاحب حج پر گئے ہوئے ہیں لہٰذا اُن کی واپسی تک انہیں next Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کسانوں کے بارے میں ایک قرارداد دی ہے، وہ سب سے پہلے لے لینی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: جی، اس کو تحریک استحقاق کے بعد لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق ملک مظہر عباس راں!--- موجود نہیں ہیں۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلے آپ جو کہنا چاہتے ہیں وہ فرما دیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ادھر سے۔۔۔ میاں صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس لئے شروع کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ unanimous ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! روہنگیا کے جو مسلمان ہیں جن کے اوپر پچھلے کئی ہفتوں سے، ویسے تو پچھلی کئی دہائیوں سے بہت شدت کے ساتھ ظلم و ستم روا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ آپ کی طرف سے تحریک آ گئی ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔ میں اس کو پڑھتا ہوں پھر آپ اس کو پڑھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، جناب احمد شاہ کھگہ، چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی اے میانمار روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میانمار کے روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میانمار کے روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میانمار کے روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، اب آپ قرارداد پیش کریں گے۔

میانمار حکومت اور فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کی پُرزور مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان میانمار کی حکومت اور فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں پر کئے جانے والے انسانیت سوز مظالم کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ان مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی سلوک پر عالمی برادری اور عالمی اداروں کی خاموشی ناقابل فہم ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری، اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC)، اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کمیشن اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں ان مظلوم مسلمانوں کی نسل کشی کا فوری نوٹس لیں اور ان کے ساتھ ہونے والے انسانیت سوز سلوک کو فی الفور رکوانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان میانمار کی حکومت اور فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں پر کئے جانے والے انسانیت سوز مظالم کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ان مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی سلوک پر عالمی برادری اور عالمی اداروں کی خاموشی ناقابل فہم ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری، اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC)، اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کمیشن اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں ان مظلوم مسلمانوں کی نسل کشی کا فوری نوٹس لیں اور ان کے ساتھ ہونے والے انسانیت سوز سلوک کو فی الفور رکوانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان میانمار کی حکومت اور فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں پر کئے جانے والے انسانیت سوز مظالم کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ ان مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر انسانی سلوک پر عالمی برادری اور عالمی اداروں کی خاموشی ناقابل فہم ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری، اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC)، اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کمیشن اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں ان مظلوم مسلمانوں کی نسل کشی کا فوری نوٹس لیں اور ان کے ساتھ ہونے والے انسانیت سوز سلوک کو فی الفور رکوانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، جناب احمد شاہ کھگہ، چودھری غلام مرتضیٰ ایم پی اے امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ بیان کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں محرک کو تحریک پیش کرنے کے لئے کہتا ہوں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان کے بارے میں امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان کے بارے میں امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان کے بارے میں امریکی صدر ٹرمپ کے حالیہ بیان کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، تحریک منظور ہوئی۔ آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پاکستان کے بارے میں امریکی صدر کے بیان کی پُرزور مذمت

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستان کے بارے میں حالیہ بیان کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان امریکی صدر ٹرمپ اور افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل نکلسن کے پاکستان پر لگائے گئے الزامات کو حقائق کے منافی اور بے بنیاد قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ افغانستان میں امریکہ کی ناکام پالیسی پر پاکستان کو موردالزام ٹھہرانا ایک سنگین غلطی اور انتہائی ناانصافی ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی بے مثال قربانیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے پاکستان پر الزام طرازی کو ایک سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح کے بیانات خطے میں عدم استحکام کا باعث بنیں گے۔

یہ ایوان اس جنگ میں پاک فوج اور دیگر سکیورٹی اداروں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور انہیں اپنی بھرپور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستان کے بارے میں حالیہ بیان کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان امریکی صدر ٹرمپ اور افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل نکلسن کے پاکستان پر لگائے گئے الزامات کو حقائق کے منافی اور بے بنیاد قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ افغانستان میں امریکہ کی ناکام پالیسی پر پاکستان کو موردالزام ٹھہرانا ایک سنگین غلطی اور انتہائی ناانصافی ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی بے مثال قربانیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے پاکستان پر الزام طرازی کو ایک سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح کے بیانات خطے میں عدم استحکام کا باعث بنیں گے۔

یہ ایوان اس جنگ میں پاک فوج اور دیگر سکیورٹی اداروں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور انہیں اپنی بھرپور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستان کے بارے میں حالیہ بیان کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان امریکی صدر ٹرمپ اور افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل نکلسن کے پاکستان پر لگائے گئے الزامات کو حقائق کے منافی اور بے بنیاد قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ افغانستان میں امریکہ کی ناکام پالیسی پر پاکستان کو موردالزام ٹھہرانا ایک سنگین غلطی اور انتہائی ناانصافی ہے۔

یہ ایوان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی بے مثال قربانیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے پاکستان پر الزام طرازی کو ایک سازش قرار دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح کے بیانات خطے میں عدم استحکام کا باعث بنیں گے۔

یہ ایوان اس جنگ میں پاک فوج اور دیگر سکیورٹی اداروں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور انہیں اپنی بھرپور حمایت کا ایک بار پھر اعادہ کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جی، سردار شہاب الدین خان!

M.CAT کے امتحان کے پیپرز آؤٹ آف کورس ہونے کا انکشاف

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ "نیشنل نیوز چینل" اور اخبارات کی خبر کے مطابق MCAT کے امتحانات میں یہ خبریں آ رہی ہیں کہ طلباء کو جو پیپر حل کرنے کے لئے دیا گیا وہ نہ صرف آؤٹ آف کورس تھا

بلکہ اس قدر مشکل تھا کہ پی ایچ ڈی لیول کے اساتذہ بھی بغیر کیلکولیٹر حل نہیں کر سکتے تھے۔ اس طرح ایف ایس سی میں اے پلس نمبر لے کر پاس ہونے والے طلباء بھی حیرانی اور پریشانی میں مبتلا ہو گئے اور آؤٹ آف کورس پرچہ تسلی بخش طور پر حل نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ MCAT کے پرچے بھی آؤٹ ہو گئے جس سے طلباء اور ان کے لواحقین سراپا احتجاج ہیں ان کا کہنا ہے کہ اوپر دی گئی دونوں وجوہات کی بنا پر M.CAT کے پیپروں کی حیثیت ناقابل اعتبار ہے جس سے میرٹ پر آنے والے طلباء کی لسٹ بہت نیچے آجائے گی اور unfair means استعمال کرنے والے طلباء اوپر آجائیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ M.CAT کے امتحانات کا دوبارہ انعقاد کیا جائے اور پیپر کورس کے مطابق اور حقیقت پسندانہ طور پر سیٹ کئے جائیں اور پرچہ لیک کئے جانے کے تمام راستے بند کئے جائیں تاکہ اہل طلباء ہی میرٹ پر اوپر آ سکیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ایوان کا ٹائم دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس بارے میں میاں محمد اسلم اقبال، میں نے اور ہمارے دوسرے معزز ممبران نے بھی بڑی detailed گفتگو کی ہے۔ اس سلسلے میں جواب کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں اور انہوں نے پڑھا بھی ہو گا کہ جب یہ پرچہ leak ہونے کی بات ہوئی تھی تو وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے فوراً ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس کمیٹی نے ذمہ داروں کا تعین بھی کیا تھا، اب اس کمیٹی کی رپورٹ وزیر اعلیٰ کے پاس ہے لہٰذا اب اس stage پر اس کے جواب کی ضرورت نہیں بلکہ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے دوسری کمیٹی بنانے کے لئے agree کیا ہے لہٰذا ہم اسے بھی اس کا حصہ بنا کر ساتھ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

کورم کی نشاندہی

راجہ راشد حفیظ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ ٹائم تو پہلے ہی ختم ہو گیا تھا لیکن میں نے آپ کے فائدے کے لئے دس منٹ کا ٹائم بڑھایا تھا۔ اب آپ نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس بروز منگل مورخہ 12۔ ستمبر 2017 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔